خلافت راشدہ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	حق چار یار
شمارہ نمبر ۴۸	وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَہَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَہُوۡقًا ۝	مئی ۲۰۲۶ء

مجلہ پشاور

راہ ھدایت

- النعمان سوشل میڈیا سروسز اہلسنت کا بہترین فورم (مختصر تعارف)
- ایام قربانی
- ابوزید ضمیر غیر مقلد کا تعارف
- کتاب الآثار کو بخاری شریف پر کئی وجوہ سے فوقیت حاصل ہے
- غیر مقلدین کی طرف سے محدثین عظام کی گستاخیوں کا اعتراف

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا خیر الامین قاسمی صاحب حفظہ اللہ

نائب مدیر
خادم اہلسنت طاہر گل دیوبندی

ناشر
نوجوانان احناف طلباءِ دیوبند پشاور

03428970409

اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند کے افکار و نظریات کا امین

مجلہ **راہ ھدایت** پشاور

فہرست مضامین

فہرست مضامین	صفحہ
النعمان سوشل میڈیا سروسز اہلسنت کا نیا فورم (محترم ضرار خان الحنفی صاحب حفظہ اللہ)	1
ایام قربانی (قسط:۱) (مولانا عبد الرحمٰن عابد صاحب)	4
محدثین عظام کی شان میں گستاخیوں کا اعتراف (مفتی رب نواز صاحب حفظہ اللہ)	36
کتاب الآثار کو بخاری شریف پر کئی وجوہ سے فوقیت حاصل ہے (مولانا ثناء اللہ صفدر صاحب حفظہ اللہ)	50
شیخ ابوزید ضمیر غیر مقلد کا تعارف (مفتی رب نواز صاحب حفظہ اللہ)	54

نوٹ: مجلّہ راہِ ہدایت کے تمام شمارے صرف PDF کی صورت میں دستیاب ہیں!

محترم ضرار الحنفی صاحب حفظہ اللہ

النعمان سوشل میڈیا سروسز، مسلک اہلسنت کا بہترین فورم
(مختصر تعارف)

النعمان سوشل میڈیا سروسز اہلسنت والجماعت احناف دیوبند علماء کی زیر نگرانی تشکیل دیا گیا ایک گروپ ہے جس کا مقصد جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے علماء احناف علمائے دیوبند کا فرقہ باطلہ وضالہ کے رد میں کیا گیا کام ڈیجیٹائز کرنا ہے ویب سائٹ اور ایپلی کیشن کی صورت میں تاکہ عوام ان جدید پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہوئے آسانی سے ان مواد تک رسائی حاصل کر سکیں۔ اس تعلق سے اب تک ایک ویب سائٹ اور تین ایپلی کیشن تیار کی جا چکی ہیں۔

دفاع احناف لائبریری

ہمارا پہلا ایپلی کیشن دفاع احناف لائبریری کے نام سے لاؤنچ ہو چکا ہے۔ اس ایپ کو بنانے کا مقصد رد غیر مقلدیت پر علماء احناف کی تمام کتابوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکھٹا کرنا ہے اب تک اس ایپ میں 1500 سے زائد کتب شامل کی جا چکی ہیں اور مزید شامل کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کتب کو موضوع کے حساب سے الگ الگ رکھا گیا ہے تاکہ مطلوبہ مواد تک رسائی میں آسانی ہو اور ان کو آنلائن بھی پڑھا جا سکتا ہے اور موبائل میں ڈاؤن لوڈ کر کے بھی پڑھنے کی سہولیات دستیاب ہیں۔ اس ایپ کو اب تک تیس ہزار سے زائد صارفین انسٹال کر چکے ہیں الحمدللہ۔ مزید معلومات کے لیے ایپ کو انسٹال کر کے ضرور دیکھیں۔

پلے سٹور لنک:

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.blogvali.al_noman

غیر معتبر روایات کی تحقیق

ہماری دوسری ایپلی کیشن غیر معتبر روایات کی تحقیق کے نام سے بنائی گئی ہے اور اس ایپ کا مقصد عوام میں پھیلی غیر معتبر روایات کی روک تھام ہے۔ اس ایپ میں مندرجہ ذیل کتب کو شامل کیا گیا ہے۔

1. غیر معتبر روایات کا فنی جائزہ (دس جلدیں)

==

2. تنبیہات (آٹھ جلدیں)
3. مروجہ موضوع احادیث کا علمی جائزہ
4. حضرت تھانویؒ کا من گھڑت روایات پر تعاقب
5. حضرت گنگوہیؒ کا من گھڑت روایات پر تعاقب
6. یونس جونپوریؒ کا من گھڑت روایات پر تعاقب

اس کے علاوہ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور جامعہ الاخلاص کراچی کے تحقیقی فتاوی جات شامل کیے گئے ہیں۔ دو ہزار کے قریب موضوع و غیر معتبر روایات کے اس مجموعہ میں کسی بھی روایت کو سرچ کرنے اور کاپی کر کے سوشل میڈیا پر شیئر کرنے کی سہولیات دستیاب ہیں۔ یہ ایپ استعمال کرنے کے لیے مطلوبہ لنک سے ڈاؤن لوڈ سکتے ہیں۔

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.blogvali.alnoman

دفاع اهل السنة والجماعة

ہماری تیسری ایپ دفاع اہلسنت والجماعت ہے جس میں اکابر علمائے دیوبند پر کیے گئے تین سو اعتراضات کے مدلل جوابات دیے گئے ہیں یہ مواد مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب کی کتاب دفاع اہلسنت سے لیا گیا ہے اس ایپ میں کوئی بھی اعتراض سرچ کرنے اسکو کاپی اور شیئر کرنے کی سہولت موجود ہے۔ آپ اسے پلے سٹور سے انسٹال کر سکتے ہیں لنک درجہ ذیل ہے:

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.blogvali.difa

النعمان میڈیا ویب سائٹ

ہماری ویب سائٹ النعمان میڈیا کے نام سے موجود ہے جس میں رد غیر مقلدیت پر ہم علمائے احناف کی کتابوں سے مواد لے کر اسکو ویب سائٹ پر تحریری صورت میں ڈال رہے ہیں جس میں فقہ پر اعتراضات کے جوابات اور دفاع ابی حنیفہؒ کا موضوع سر فہرست ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ویب کا وزٹ ضرور کریں۔

https://www.alnomanmedia.com/

==

مستقبل کے پروجیکٹ

1. جزء ترک رفع الیدین
2. ترک رفع الیدین پر پانچ سو احادیث کا مجموعہ عربی متن مع تراجم (اردو، انگلش، رومن، ہندی)
3. احادیث کی تحقیق و تحکیم رواۃ کے حالات جرح و تعدیل، اعتراضات کے جوابات مع پی ڈی ایف کتب کے سکین کے ساتھ۔ اس ایپ پر کام جاری ہے۔

اسلام313

ہمارا اگلا اور سب سے اہم و بنیادی پروجیکٹ اسلام 313 ایپلی کیشن کا بنانا ہے۔ اس ایپ میں ہم احادیث کی تمام بڑی کتب کو شامل کریں گے۔ حدیث کی شروحات احناف علماء کی شامل کی جائیں گی۔ احادیث کی تخریج و تحکیم رواۃ کے حالات و دیگر اہم فیچر اس میں شامل کیے جائیں گے۔ یہ دور حاضر کی بہت اہم ضرورت ہے جس پر احناف کی طرف سے تاحال کوئی کام نہیں ہوا۔ اس موضوع پر یہ پہلا کارنامہ ہو گا جس پر کام شروع ہو چکا ہے یہ پروجیکٹ دیگر تمام پروجیکٹ سے چونکہ کافی بڑا ہے اس لیے اس کو انجام دینے میں وقت بھی خاصہ لگ رہا ہے۔

ردغیرمقلدیت پر کتب کی اشاعت

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الألباني شذوذه وأخطاؤه کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے، لامذھبیہ شیخ رمضان بوطیؒ صاحب کی کتاب کا ترجمہ بھی ہو چکا۔ نقد اعلاء السنن فی المیزان کتاب لکھی جاچکی ہے جو ارشاد الحق اثری صاحب کی کتاب کا جواب ہے اور نماز کے موضوع پر بھی ایک کتاب بنام صلوۃ المسلم لکھی جاچکی ہے۔ جس میں مکمل نماز طہارت سے سلام تک صرف صحیح و حسن احادیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ ان کتب کو جلد ہی طبع کر کے منظر عام پر لایا جائے گا۔ اسکے علاوہ کچھ کتب جو طبع کی جاچکی ہیں مثلاً

1. اول نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں
2. دوسری ائمہ کی تقلید کا مدلل ثبوت

اگر کوئی ہمارے اس مشن میں شامل ہونا چاہتا ہے تو نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کر کے ہم سے ای میل کر سکتے ہیں۔

alnomanmediaservices@gmail.com

==

مولانا عبد الرحمٰن عابد صاحب حفظہ اللہ (قسط:۱)

ایام قربانی

ابتدائیہ

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ!

ایامِ قربانی کا مسئلہ فقہی ابواب میں ایک اہم اور قدیم بحث ہے، جس کا تعلق براہِ راست شعائرِ اسلام سے ہے۔ چونکہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے، اس لیے اس کے وقت کی تعیین بھی نہایت اہمیت رکھتی ہے، تاکہ مسلمان اس عبادت کو سنت کے مطابق ادا کر سکیں۔

اہلِ علم کی ایک بڑی جماعت جن میں ائمہ اربعہ کے اقوال اور جمہور فقہاء شامل ہیں اس بات پر قائم ہے کہ قربانی کے ایام تین ہیں: یوم النحر (دس ذی الحجہ) اور اس کے بعد کے دو دن۔ یہ موقف متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اور تعاملِ امت سے بھی ثابت ہے۔ اس کے مقابلے میں بعض حضرات نے قربانی کے ایام کو چار قرار دیا ہے اور اس کے لیے مختلف استدلالات پیش کیے ہیں۔ تاہم غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلائل یا تو صریح نصوص کے مقابلے میں قیاسی و ظنی قواعد پر مبنی ہیں، یا پھر ایسی روایات پر قائم ہیں جن کی سند یا دلالت محلِ نظر ہے چنانچہ زیرِ نظر بحث میں ہم اس مسئلے کا جائزہ لیتے ہوئے:

- ❖ جمہور کا موقف دلائل کے ساتھ واضح کریں گے
- ❖ مخالف دلائل کا علمی و تحقیقی جائزہ پیش کریں گے

اور یہ دکھائیں گے کہ سنت کے مطابق راجح موقف کون سا ہے تاکہ قاری محض دعووں یا شبہات کے بجائے دلائل کی روشنی میں صحیح رائے تک پہنچ سکے۔ مقصودی بحث شروع کرنے سے پہلے چند حوالے پڑھ لیجئے۔

غیر مقلد عالم مولانا برکات صاحب لکھتے ہیں:

«احادیث میں مذکور ہے کہ اگر پہلے دن قربانی میسر نہ ہو تو دوسرے دن، اور اگر دوسرے دن بھی نہ ہو تو تیسرے دن، اور اگر تیسرے دن بھی نہ ہو تو چوتھے دن کرنا درست ہے...»

(فتاویٰ برکاتیہ، ص255-256)

تبصرہ:

یہ دعویٰ محض بے بنیاد ہے۔ غیر مقلدین سے مطالبہ ہے کہ کوئی صحیح مرفوع حدیث پیش کریں جس میں اسی ترتیب کے ساتھ یہ الفاظ موجود ہوں، ورنہ یہ دعویٰ دیگر بے اصل باتوں کی طرح محض افترا قرار پائے گا۔

قربانی کے دنوں میں شدید اضطراب:

غیر مقلدین محض ظاہری طور پر چار دن کے قائل ہیں ورنہ عملاً اس سے بھی زیادہ دنوں کے قائل نظر آتے ہیں۔ پاکستان میں دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ ایک دن پہلے قربانی کرتے ہیں پھر جب احناف کے نزدیک چوتھا دن ہوتا ہے (جو ان کے حساب سے پانچواں بنتا ہے) تب بھی قربانی کرتے ہیں۔

نتیجہ:

یہ طرزِ عمل اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقت میں یہ لوگ متعین ایام کے پابند نہیں۔

بیس دن قربانی کا عجیب نظریہ:

ہمارے دعوے کے صداقت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ ایک غیر مقلد عالم مولانا بشیر سہوانی کے متعلق لکھا ہے کہ:

"ایام النحر (اردو) اس رسالہ میں ایام النحر کو 10 ذی الحجہ سے آخر ذی الحجہ تک (یعنی بیس دن؛ ناقل) ثابت کیا گیا ہے"

(ہفت روزہ اہلحدیث لاہور، 7 مارچ 1997، ص 25)

ایک اور غیر مقلد نے بھی تصریح کی ہے کہ واقعی بشیر سہوانی صاحب (غیر مقلد) بیس دن کے قربانی کے قائل تھے (دیکھیے: فتاویٰ علماء حدیث)

ایک دن قربانی کا قول

ایک دن قربانی کا قول داؤد ظاہری کر رہے ہیں یعنی قربانی صرف 10 ذی الحجہ کے دن ہی جائز قرار دیتے ہیں۔ دیکھیے (فتح الباری ج 10 ص 8، مرعاۃ المفاتیح 2 ص 346)

اور موصوف کو غیر مقلدین حضرات اپنا ہی ہم مسلک مانتے ہیں۔ اور دیگر غیر مقلدین میں بھی بعض صرف ایک دن (10 ذی الحجہ) ہی قربانی کے قائل ہیں۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: فتاویٰ حصاریہ (ج 5، ص 319)

حدیث میں تحریف کی مثال:

غیر مقلدین کے محقق حافظ الیاس اثری صاحب ابنِ عمرؓ کی روایت کو "**المحلّی**" (۷/۳۷۷) کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

وَمِنْ طَرِيقِ وكِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا ذُبِحَت يَوْمَ النَّحْرِ، وَالثَّانِيَ، وَالثَّالِثَ فَهِيَ الضَّحَايَا.

پھر اس کا اردو میں ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:

ابنِ عمر سے نقل کرتے ہیں: **یومُ النحر**، گیارہویں اور بارہویں تاریخ میں، میرا ذبیحہ قربانی ہے۔

(القول الأنیق ص ۳۷، ۳۸)

حالانکہ اس کا صحیح اردو ترجمہ یوں ہے:

جو جانور دسویں، گیارہویں اور بارہویں تاریخ میں ذبح کیے جائیں، وہی قربانی کے جانور ہیں۔

یعنی اثری صاحب نے یہاں «مَا ذُبِحَت» (فعل مجھول) کو «مَاذَبَحْتُ» (واحد متکلم) بنادیا ہے۔

تو یہ حال ہے غیر مقلدین کے محقق اور شیخ الحدیث کا، اب باقیوں کا کیا حال ہو گا...!

حضرت علیؓ کی طرف جھوٹا قول کی نسبت:

مولانا عبد اللہ صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

نیز حضرت علیؓ کا بھی فرمان ہے کہ قربانی کے دن چار ہیں۔

(مسائل قربانی، ص 23 ناشر: مجلس دعوت اہلحدیث گوجرانولہ)

تبصرہ:

یہ قول نہ صحیح سند سے ثابت ہے اور نہ ضعیف سند سے ثابت ہے

چیلنج:

اگر کوئی صحیح یا ضعیف سند پیش کرے تو ہم انعام میں ان کو مرغی کی چمڑا دینگے۔

صحابہؓ کی طرف غلط نسبت:

مولانا اسماعیل سلفی لکھتے ہیں:

"ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے دونوں مسلک مروی ہیں"

(المحلی 377/7؛ فتاویٰ علمائے حدیث ج 13 ص 172)

جواب:

یہ سراسر غلط نسبت ہے۔ صحیح سند سے چار دن کا قول ان سے ثابت نہیں۔

موضوع حدیث کا استعمال:

غیر مقلدین کے شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ صاحب امیر جمعیت اہلحدیث پاکستان لکھتے ہیں:

«جب حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ **ما هذه الأضاحي يا رسول الله**، اے اللہ کے نبی! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: **سنة أبيكم إبراهيم**، یعنی یہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہیں»

(مسند احمد، بحوالہ: مسائل قربانی، ص 24)

تبصرہ:

یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے۔ ابتداءً تو انہیں یہ روایت بیان ہی نہیں کرنی چاہیے تھی، اور اگر بیان کرنا ضروری سمجھا تو کم از کم اس حدیث کی حقیقت بھی واضح کرنی چاہیے تھی۔ کیونکہ اس روایت میں عائذ اللہ المجاشعی موجود ہے جس پر سخت ترین جرح کی گئی ہے، بلکہ محمد ناصر الدین البانی نے بھی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔

(سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة 14/2)

اسی طرح اس میں عائذ اللہ کا استاد ابو داؤد بھی ہے، جس کا اصل نام **نُفيع بن الحارث الاعمیٰ** ہے۔ اس کے بارے میں کتبِ اسماء الرجال کے علاوہ فتاویٰ علماء حدیث (120/13) میں بھی مذکور ہے کہ:

"دوسرے راوی ابو داود نفیع بن الحارث صدانی ہیں، امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یہ شخص حدیثیں گھڑا کرتا تھا"

(مزید جرحیں وہاں تفصیل سے مذکور ہیں)

غیر مقلدین کے شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں:

« اور امام بخاری کے استاد امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں... »

(مسائل قربانی، ص16)

تبصرہ:

یہ بات غیر مقلدین کی علمی کمزوری پر واضح دلیل ہے، کیونکہ عبد اللہ بن مبارک کی وفات، امام بخاری کی پیدائش سے تیرہ سال پہلے ہو چکی تھی۔ تفصیل یہ ہے کہ:

امام بخاری کی پیدائش: 194ھ

ابن مبارک کی وفات: 181ھ

لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ امام بخاری نے ان سے علم حاصل کیا ہو اور وہ ان کے استاد قرار پائیں؟

غیر مقلدین کی اس علمی پستی پر غور کیا جائے، پھر بھی دعویٰ یہ کیا جاتا ہے کہ ہمیں تقلید کی ضرورت نہیں یہ واقعی تعجب خیز بات ہے۔

غیر مقلدین کے شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں:

« امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بزار نے اپنی مسند میں حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: **ایام التشریق کلها ایام ذبح**، یعنی ایام تشریق کے تمام دن ذبح کے دن ہیں... »

(مسائل قربانی، ص21)

تبصرہ:

یہ بھی غیر مقلدین کی طرف سے اپنے مسلک کی تائید میں ایک صریح غلط نسبت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح ابن حبان اور مسند بزار میں اس مذکورہ سند کے ساتھ یہ روایت موجود ہی نہیں۔ لہٰذا یہ بھی ان کے عجائبات میں سے ہے۔ یہ کوشش کرتے ہیں کہ لوگوں کی قربانی خراب ہو جائے۔ اس لیے یہ مسئلہ بناتے ہیں کہ قربانی کے دن چار ہیں، اور کہتے ہیں کہ چوتھا دن بھی افضل ہے۔ ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے پیسے ضائع ہو جائیں اور ان کی قربانی نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ بھینس کی قربانی، جس پر امت کا تعامل جاری ہے، اس کو بھی بند کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔

بھینس کی قربانی غیر مقلدین کے مسلک میں ناجائز ہے:

غیر مقلدین کے شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"بعض فقہاء نے بھینس کو گائے کی ہم جنس قرار دیتے ہوئے بھینس اور بھینسنی کی قربانی بھی جائز قرار دی ہے، مگر یہ ایک قیاس ہے، آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور خیر القرون میں اس کا ثبوت نہیں ملتا"

(ہفت روزہ اہل حدیث لاہور، 2 مارچ 2001)

اور توصیف الرحمن زیدی غیر مقلد بھی اسی طرف گئے ہیں کہ بھینس کی قربانی جائز نہیں، جس کی ویڈیو یوٹیوب پر دیکھی جاسکتی ہے۔

غیر مقلدین کے شیخ الحدیث و مناظر عبد القادر حصاری صاحب لکھتے ہیں:

"**بهيمة الانعام** کی چار قسمیں بیان کی گئی ہیں: دنبہ، بکری، اونٹ، گائے۔ بھینس ان چار میں نہیں، اور قربانی کے متعلق حکم ہے کہ **بهيمة الانعام** سے ہو، اس بنا پر بھینس کی قربانی جائز نہیں"

(فتاویٰ حصاریہ 5/439)

اور اسی طرح زبیر علی زئی غیر مقلد نے بھی اپنی کتاب "مقالات" میں اور عبید اللہ رحمانی صاحب نے "مرعاۃ المفاتیح" میں اشارہ کیا ہے کہ اسلاف سے بھینس ثابت نہیں۔

اسی طرح غیر مقلدین کے مجتہد العصر عبد اللہ روپڑی صاحب نے "فتاویٰ اہل حدیث" (2/426)، غیر مقلدین کے شیخ الحدیث مفتی فیض الرحمن فیض صاحب نے "فتاویٰ فیض" (ص 162، 158، 47)، اور غیر مقلدین کے مفتی اعظم عبد الستار حماد صاحب نے "ہفت روزہ اہل حدیث" شمارہ 48، 21 دسمبر 2007، اور "فتاویٰ اصحاب الحدیث" (3/404)، اور حافظ عمران ایوب لاہوری صاحب نے "فقہ الحدیث" (2/475، مسئلہ 764) میں اس کے عدمِ جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

غیر مقلدین عبادت چور ہیں:

اور عجیب بات یہ ہے کہ جب عبادت کا موقع آتا ہے تو وہاں یہ عبادت چور بن جاتے ہیں، مثلاً:

جب بیس رکعت تراویح کا موقع آتا ہے تو کبھی اسے آٹھ رکعت بنا دیتے ہیں اور کبھی دو رکعت بنا دیتے ہیں

(امین اللہ پشاوری غیر مقلد کہتے ہیں کہ تراویح دو رکعت بھی ہو سکتی ہے، ہمارے پاس اس کا بیان موجود ہے)۔

اسی طرح جب فرائض کے بعد سنتوں کی ادائیگی کا موقع آتا ہے تو یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ یہ سننِ رواتب ضروری نہیں ہیں، ان کے چھوڑنے پر کوئی گناہ اور مؤاخذہ نہیں (فتاویٰ ثنائیہ 2/626، الحق الصریح)۔

اسی طرح جب جمعہ اور عید کا دن اکٹھا ہو جائے تو وہاں جمعہ کی نماز کو چھوڑ دیتے ہیں اور جمعہ ادا نہیں کرتے۔

اسی طرح جب دو اذانوں کا موقع ہو تو ایک اذان پر اکتفا کرتے ہیں۔

جمعہ کی نماز بارہ رکعت کی بجائے چار رکعت کر دی ہے، چنانچہ امین اللہ غیر مقلد کی اصل من و عن حوالہ ملاحظہ کریں:

> ”جمعہ کی نماز کے لیے آیا، جمعہ کا وقت ہے، جماعت کے ساتھ دو رکعت فرض ادا کرے اور بعد میں دو رکعت سنت ادا کرے اور گھر چلا جائے“

(سوال وجواب نمبر 19، 2 تا 3 منٹ کے دوران)

لیکن جب پیٹ اور خواہش پرستی کا موقع آتا ہے تو وہاں یہ ریکارڈ قائم کرتے ہیں، مثلاً:

جب کسی عورت کو تین طلاق دے دی تو وہ عورت اس سے جدا ہو گئی، لیکن ان کی عورت پرستی کو دیکھو کہ وہ اسی حرام اور مطلقہ عورت کو اپنے پاس رکھتے ہیں۔

اسی طرح سردی میں وضو کرتے وقت اپنی نائیلون جرابیں نہیں اتار سکتے تو انہی مروجہ جرابوں پر مسح شروع کر دیتے ہیں۔

اسی طرح جب کھانے کا مسئلہ آتا ہے تو قربانی کے تین دنوں کو چار دن (بلکہ بیس دن... حوالہ گزر چکا ہے) بنا دیتے ہیں۔

آمدم برسر مقصد! اب دلائل اہل السنۃ والجماعۃ ملاحظہ فرمائیں بعونہ تعالیٰ۔

اہلِ سنت والجماعت کے دلائل

دلیل نمبر۱:

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ

(سورۃ الحج، آیت: 28، پارہ 17)

==========

حافظ ابن رشد المالکیؒ (متوفی: 595ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مشہور قول یہ کہا گیا ہے کہ "ایامِ معلومات" سے مراد قربانی کا دن اور اس کے بعد دو دن ہیں:

فَقِيلَ: يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ، وَهُوَ الْمَشْهُورُ

(بدایۃ المجتہد 1/422، کتاب الضحایا، الباب الثالث فی احکام الذبح)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرینؒ نے حضرت ابن عمرؓ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

فَالْمَعْلُومَاتُ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ

(تفسیر در منثور للسیوطی 4/641، تحت الآیۃ)

غیر مقلدین کے شیخ التفسیر عبد السلام رستمی صاحب لکھتے ہیں:

"صحیح قول کے مطابق ایامِ معلومات سے مراد یوم النحر (قربانی کا دن) اور اس کے بعد دو دن ہیں، اور یہ وہ دن ہیں جن میں ہدی اور قربانی کی ذبح ہوتی ہے"

(تفسیر احسن الکلام، ج2، ص96)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"ایامِ معلومات سے مراد قربانی کے دن ہیں: یوم النحر اور اس کے بعد دو دن، اور چوتھے دن میں اختلاف ہے"

(تفسیر احسن الکلام، ج6، ص138-139)

امین اللہ پشاوری غیر مقلد اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

یہاں اللہ کا نام لینے سے مراد ذبح کرنا ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمان جب بھی قربانی کریں یا گوشت کھانے کے لیے جانور ذبح کریں تو اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔

(تفسیر فہم القرآن، ص588 تحت هذه الآية)

نوٹ: یہاں اس بات سے ہمارا اتفاق ہے کہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے گا، لیکن اس سے ہمارا یہ اتفاق نہیں کہ یہ ذبح گوشت کھانے کے لیے ہو، بلکہ ذبح کے وقت یہ نیت نہیں ہو گی، یہ صرف غیر مقلدین کی خواہش پرستی ہے کہ وہ ایسے نیت کرتے ہیں، بلکہ ہم نیت کو خالص اللہ کی رضا کے لیے کریں گے، اور گوشت خود بخود

حاصل ہو جائے گا، لہٰذا ہم ذبح گوشت کھانے کی نیت سے نہیں کریں گے۔

ایک اور تفسیر میں امین اللہ پشاوری صاحب غیر مقلد اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"ان کو ایام الذبح کہا جاتا ہے، جو کہ جمہور کے نزدیک 10 ذوالحجہ سے 12 تک ہیں"

(حکمۃ القرآن 228/8 تحت ھذہ الآیۃ)

ایک اور جگہ کہتے ہیں:

سورۃ الحج آیت 28 میں **ایام معلومات** کہا گیا ہے اور یہاں **معدودات**، تو کیا وجہ ہے؟ وجہ یہ ہے کہ وہاں ذبح کے دن مراد ہیں، جنہیں عرب پہچانتے تھے کہ وہ عید کا دن اور اس کے بعد کے دو دن ہیں، اور یہاں شیطان کو کنکریاں مارنے کے دن مراد ہیں اور اس میں اہل جاہلیت کا اختلاف تھا... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **معدودات** سے عید کے دن کے علاوہ تین دن مراد ہیں، اور **معلومات** سے عید کے دن سمیت تین دن مراد ہیں، یعنی آخری تیرہویں دن **معلومات** میں داخل نہیں"

(حکمت القرآن 345/2)

تو معلوم ہوا کہ عرب بھی یہ مانتے تھے کہ اس سے مراد قربانی کے دن ہیں، اور وہ صرف تین دن ہیں، لیکن غیر مقلدین کو اللہ ہدایت دے کہ وہ اپنے بدعی مسلک کی خاطر ہر چیز سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں۔

دلیل نمبر ۲:

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

«مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلاَ يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ»

(صحیح البخاری 135/2، صحیح مسلم 159/2)

نبی علیہ السلام نے ایک خاص ضرورت کے پیش نظر اس سال قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ گھر میں رکھنے سے منع فرمایا تھا پھر دوسرے سال فرمایا کہ اب تم تین دن سے زیادہ بھی رکھ سکتے ہو، یعنی اجازت دے دی۔

==========

امام ابن قدامہ الحنبلیؒ (المتوفی: 606ھ) فرماتے ہیں کہ اگر قربانی چار دن ہوتی تو حدیث میں چار دن کا ذکر ہوتا کہ چار دن سے زیادہ گوشت نہیں رکھنا چاہیے، لیکن اس میں صرف تین دن کا ذکر ہے، لہٰذا چوتھے دن کا اعتبار نہیں۔

دلیل نمبر ۳:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُوا مِنَ الأَضَاحِيِّ ثَلاَثًا» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى، مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الهَدْيِ

(صحيح البخاری ۲/ ۸۳۵، بَابُ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا)

ترجمہ: ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ، (اور وہ خود بھی احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آتے تھے تو زیتون کے تیل کے ساتھ (روٹی) کھاتے تھے، قربانی کے گوشت کا سالن استعمال نہیں کرتے تھے، اس وجہ سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ قربانی کا گوشت نہ ہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کے گوشت کو روک کر رکھنا قطعاً تین دن سے زیادہ کی اجازت میں نہیں تھا۔ پس اگر کہیں قربانی چار دن ہوتی تو پھر چار دن تک قربانی کا گوشت رکھنا منع ہوتا، لیکن جب خاص تین دن ذکر کیے گئے تو معلوم ہوا کہ یہی تین دن قربانی کے ہیں۔

اور اسی طرح دو دن بھی نہیں دکھائے گئے بلکہ خاص تین دن ہی ذکر کیے گئے، اس لیے کہ ایامِ قربانی میں رکاوٹ نہ ڈالی گئی (کہ وہ تین ہی دن ہیں) بلکہ جتنے دنوں تک قربانی کی جا سکتی ہے اتنے ہی دن مقرر کیے گئے، اور باقی دنوں میں قربانی کا گوشت رکھنا ممنوع قرار دیا گیا۔

اعتراض:

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قربانی کرنے والے کے لیے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت چھوڑنا جائز نہیں، تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ قربانی کے دن تین ہی ہیں؟ کیونکہ اگر کوئی شخص اپنی قربانی کو تیسرے دن تک مؤخر کرے اور تیسرے دن تک گوشت چھوڑنا جائز ہو تو یہ قربانی کے دن کیسے بنیں گے؟

دوسری بات یہ کہ اگر لازماً تین دن ہی قربانی کے لیے لیے جائیں، تو پھر آپ بھی کہتے ہیں کہ قربانی تین دن ہے، تو پھر چاہیے کہ اگر کوئی شخص تیسرے دن جانور لائے تو وہ بھی تین دن قربانی کر سکے؟ اور اگر تین دن مان بھی لیے جائیں تو بھی اس میں چار دن کی نفی نہیں ہے۔

(الحق الصریح ج۱۶ امین اللہ پشاوری)

جواب نمبر ا:

نبی علیہ السلام نے یہ خطبہ عید کے دن ارشاد فرمایا تھا [السنن الکبری ۹/۲۹۹]

اور سنن الکبری میں "يوم الأضحى" کے الفاظ بھی موجود ہیں، اور بخاری و مسلم میں بھی تصریح ہے کہ عام قربانی کے متعلق نبی علیہ السلام نے عید کے دن خطاب فرمایا تھا، اسی وجہ سے تین دن کی ابتداء نبی علیہ السلام کے خطبے والے دن سے کی گئی۔

اور زبیر علی زئی غیر مقلد بھی کہتے ہیں:

"آپ ﷺ نے پہلے دن قربانی کی ہے"

(فتاویٰ علمیہ ۲/۱۷۵)

جواب نمبر ۲:

جو عبادات خاص دنوں کے ساتھ متعلق ہوتی ہیں، ان میں تحدیدِ حقیقی مراد ہوتی ہے نہ کہ تحدیدِ اضافی، لہٰذا تین دن عید کے پہلے دن سے شمار کیے جائیں گے۔

جواب نمبر ۳:

نبی علیہ السلام نے جو قافلوں کی رعایت کے لیے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت ممنوع قرار دیا تھا، تو یہ رعایت تحدیدِ حقیقی کے زیادہ مناسب ہے، کیونکہ اگر قربانی چار دن ہوتی اور آخری دن کے بعد تین دن تک گوشت رکھنا جائز ہوتا، تو اس لحاظ سے مجموعی طور پر سات دن تک گوشت رکھنا ثابت ہوتا، اور جس مقصد کے لیے

نبی علیہ السلام نے پابندی لگائی تھی وہ حاصل نہ ہوتا، کیونکہ اس کے بعد بھی تھوڑی مقدار میں گوشت بچ سکتا تھا۔

جواب نمبر ۴:

ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ اور اکثر امت نے ان تین دنوں سے مراد ذوالحجہ کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں تاریخ لی ہے (جیساکہ امین اللہ پشاوری غیر مقلد نے بھی اس کی تصریح کی ہے)

تو اس کے مقابلے میں غیر مقلدین کا فاسد قیاس باطل ہے، کیونکہ ان تین دنوں پر امت کی اکثریت کا اجماع ہو چکا ہے، لہٰذا یہ ناممکن ہے کہ صحابہ کرام، تابعین، ائمہ ثلاثہ اور اکثر امت صدیوں تک ایسی واضح غلطی چلتے آرہے۔

جواب نمبر ۵:

اسی حدیث سے خود قاضی شوکانی صاحب (جنہیں غیر مقلدین اپنا مجتہدِ اہلحدیث کہتے ہیں) اور مولانا مبارکپوری صاحب غیر مقلد نے بھی قربانی کے چار دن ہونے کے عدمِ جواز کی بات کی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ يُحْتَمَلُ أَنْ يكُونَ ابْتِدَاءُ الثَّلَاثِ مِنْ يَوْمِ ذَبْحِ الأُضْحِيَّةِ وَإِنْ ذُبِحَتْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يكُونَ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ وَإِنْ تَأَخَّرَ الذبح عنه قال وهذا أظهر ورجح بن الْقَيِّمِ الأَوَّلَ وَهَذَا الْخِلَافُ لاَ يَتَعَلَّقُ بِهِ فَائِدَةٌ إِلاَّ بِاعْتِبَارِ الاحْتِجَاجِ بِذَلِكَ عَلَى أَنَّ يَوْمَ الرَّابِعِ لَيْسَ مِنْ أَيَّامِ الذَّبْحِ كَذَا فِي النَّيْلِ

(تحفة الأحوذی ۵/ ۸۲، تحت: باب الرخصة فی أكلها)

ترجمہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین دن کی ابتداء کے بارے میں ایک احتمال یہ ہے کہ وہ قربانی کے دن سے ہو، اگرچہ قربانی دسویں ذوالحجہ کے بعد کی گئی ہو۔

اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ابتداء دسویں ذوالحجہ سے ہو، اگرچہ قربانی اس دن سے مؤخر کی جائے، اور یہی قول زیادہ ظاہر ہے، جبکہ ابن القیم نے پہلے قول کو ترجیح دی ہے۔ اور اس اختلاف میں کوئی خاص فائدہ نہیں، سوائے اس کے کہ اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ چوتھا دن (یعنی تیرہویں ذوالحجہ) قربانی کے دنوں میں سے نہیں ہے۔ (نَیل الاوطار میں بھی اسی طرح منقول ہے)

پس اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

ایک یہ کہ یہ تین دن (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذوالحجہ) مراد ہیں۔

دوسری یہ کہ صرف تین دن ہی ہیں، چوتھے دن قربانی نہیں ہے، اور یہ بات قاضی شوکانی نے بھی کہی ہے۔ لہٰذا ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے ان بزرگوں پر بھی اعتراض کرنا چاہیے۔

الغرض حاصل یہ ہوا کہ اس حدیث سے جمہور کا استدلال بالکل صحیح ہے۔

دلیل نمبر ۴:

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلاَثٍ»

(صحيح البخاري ٢/ ٣٥٢ رحمانية، ٢/ ٨٣٥ قديمية)

ترجمہ: ابو عبید کہتے ہیں: پھر میں حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ حاضر ہوا، تو انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمہیں منع فرمایا کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھاؤ۔

دلیل نمبر ۵:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُوا مِنَ الأَضَاحِيِّ ثَلاَثًا»

(صحيح البخاري ٢/ ٣٥٢ رحمانية)

ترجمہ: ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہوں نے ابن شہاب کے بھتیجے سے، انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے کہا:

==========

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانیوں میں سے تین (دن تک) کھاؤ۔

دلیل نمبر۶:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ»، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ، فَقَالَتْ: صَدَقَ

(صحيح مسلم ٢/ ١٥٨)

ترجمہ: ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو روح نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے مالک نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے، انہوں نے عبداللہ بن واقد سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا۔ عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں: پھر میں نے یہ بات عمرہ سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: اس نے سچ کہا۔

دلیل نمبر۷، ۸:

وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَأْكُلْ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ»

(حوالہ بالا)

ترجمہ: ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، اور مجھ سے محمد بن رمح نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو لیث نے خبر دی، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔

دلیل نمبر۹:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: «كُلُوا، وَتَزَوَّدُوا، وَادَّخِرُوا»

(حوالہ بالا)

ترجمہ: ہم سے یحیٰ بن یحیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے مالک کے سامنے پڑھا، انہوں نے ابو الزبیر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے قربانیوں کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا، پھر بعد میں فرمایا: کھاؤ، اور ساتھ لے جاؤ، اور ذخیرہ کرو۔

دلیل نمبر ۱۰:

كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى، فَأَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «كُلُوا وَتَزَوَّدُوا»

(حوالہ بالا)

ترجمہ: ہم منیٰ میں اپنی قربانیوں کے گوشت میں سے تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا: کھاؤ اور ساتھ لے جاؤ۔

دلیل نمبر ۱۱:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: «كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا، وَنَأْكُلَ مِنْهَا»

(حوالہ بالا)

ترجمہ: ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو زکریا بن عدی نے خبر دی، انہوں نے عبید اللہ بن عمرو سے، انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے، انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا: ہم قربانیوں کا گوشت تین

دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس میں سے ساتھ لے جائیں اور اس میں سے کھائیں۔

دلیل نمبر ۱۲،۱۳:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، لاَ تَأْكُلُوا لُحُومَ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاَثٍ»

(حوالہ بالا)

ترجمہ: ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے بیان کیا، انہوں نے جریری سے، انہوں نے ابو نضرہ سے، انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کیا، اور ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید نے بیان کیا، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابو نضرہ سے، انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مدینہ والو! قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ۔

دلیل نمبر ۱۴،۱۵:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ أَبِي سِنَانٍ، وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ

فَوْقَ ثَلاَثٍ، فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ...»

(صحيح مسلم ٢/ ١٥٩)

ترجمہ: ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا، ابو بکر نے کہا: ابو سنان سے، اور ابن مثنیٰ نے کہا: ضرار بن مرہ سے، انہوں نے محارب سے، انہوں نے ابن بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا، اور ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ضرار بن مرہ ابو سنان نے بیان کیا، انہوں نے محارب بن دثار سے، انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، پھر ان کی زیارت کرو، اور میں نے تمہیں قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا، پس جتنا تمہیں مناسب لگے رکھو۔

دلیل نمبر۱۶:

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: الأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الأَضْحَى

(موطأ مالك ٤٩٧)

ترجمہ: مالک نے نافع سے روایت کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا: قربانی کا وقت یومِ قربانی کے بعد دو دن ہے۔

تنبیہ: اس حدیث کو امین اللہ پشاوری صاحب نے صحیح قرار دیا ہے (دیکھیے: الحق الصریح ج6 ص199)

دلیل نمبر۱۷:

مالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، مِثْلُ ذلِكَ

ترجمہ: امام مالک کو یہ بات پہنچی ہے، (کہ) حضرت علی بن ابی طالب سے اسی طرح (کا قول) منقول ہے۔

==========

نوٹ: ان روایات پر وہ جو فضول اعتراضات کرتے ہیں، ان کے جوابات آگے آرہے ہیں، ان شاء اللہ انتظار کریں۔

دلیل نمبر ۱۸:

وَمِنْ طَرِيقِ وكيعٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: الأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ ويَوْمَانِ بَعْدَهُ، وَبِهِ يَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ، وَمَالِكٌ

(المَحلّى لابن حزم ۳۷۷/ ۷)

ترجمہ: وکیع کے طریق سے، شعبہ سے، قتادہ سے، انس سے روایت ہے، انہوں نے کہا: قربانی کا وقت یوم نحر اور اس کے بعد دو دن ہے، اور اسی کے قائل ابو حنیفہ اور مالک ہیں۔

مولوی عبد القادر حصاری صاحب غیر مقلد نے بھی یہی حدیث کو اپنا مدعی میں تسلیم کیا ہے دیکھے (فتاویٰ حصاریہ ج5 ص322)

دلیل نمبر ۱۹:

وَقَدْ ذَكَرَ الطَّحَاوِيُّ فِي أَحْكَامِ الْقُرْآنِ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ

(الجوهر النقي ۲۹۶/ ۷)

ترجمہ: طحاوی نے احکام القرآن میں اچھی سند کے ساتھ ابن عباس سے ذکر کیا ہے، انہوں نے کہا: قربانی کا وقت یوم نحر کے بعد دو دن ہے۔

تنبیہ: اس حدیث کو مشہور غیر مقلد زبیر علی زئی صاحب نے بھی حسن کہا ہے دیکھے (فتاوی علمیہ ج2 ص175)

نوٹ: ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی اثر متعد د اسانید سے منقول ہیں جس میں بعض اسانید ضعیف ہیں اور بعض قابل حجت ہے تو اسی وجہ سے ضعیف روایات کو بھی تقویت دے کر اس کو قابل حجت بنایا ہے فللہ الحمد والمنہ۔

دلیل نمبر ۲۰:

ابن حزم رحمہ اللہ (المتوفی 456ھ) فرماتے ہیں کہ:

وَمِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: الأُضْحَى ثَلاثَةُ أَيَّامٍ

(المحلّی ۳۷۷/ ۷)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ کے طریق سے، زید بن الحباب نے ہم سے بیان کیا، معاویہ بن صالح سے، انہوں نے کہا: مجھ سے ابو مریم نے بیان کیا، میں نے ابو ہریرہ کو کہتے ہوئے سنا: قربانی تین دن ہے۔

اعتراض:

معاویہ بن صالح قوی نہیں ہیں اور ابو مریم مجہول ہیں۔

جواب:

معاویہ بن ابی صالح ثقہ ہیں۔

(تاریخ بغداد ۴۲۸/ ۱۱)

علامہ ذہبی نے ان کے لیے "الامام الفقیہ" جیسے عظیم الشان الفاظ استعمال کیے ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ ۱۶۶/ ۱)

اور امام احمد نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

امام ابن عدی نے ان کے لیے صاحبِ علم اور صدق کے الفاظ استعمال کیے ہیں، اسی طرح ابو زرعہ نے بھی انہیں ثقہ کہا ہے۔

(تہذیب التہذیب ۲۰۲/ ۱۰)

اور ابو مریم مجہول نہیں ہیں، امام احمد فرماتے ہیں: «مَعْرُوفٌ عِنْدَنَا»

اور آگے فرماتے ہیں: اہلِ حمص ان کی تعریف کرتے تھے۔

امام عجلی فرماتے ہیں: ابو مریم، مولیٰ ابی ہریرہ، ثقہ ہیں۔

(تهذيب التهذيب ۲۲۲/ ۲)

لہٰذا ابو مریم کے مجہول ہونے کی بات دلائل کی بنیاد پر باطل اور مردود ہے۔

==========

مزید بر آں کہ حافظ الیاس اثری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں کہ یہ تین اقوال (حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس اور حضرت عمر) سنداً صحیح اور درست ہیں۔

(القول الأنيق فى توضيح أيام التشريق ص۴۰)

دلیل نمبر ۲۱:

مِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: النَّحْرُ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ، أَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا

(المحلّى ۳۷۷/ ۷)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نحر تین دن ہے، ان میں سب سے افضل پہلا دن ہے۔

دلیل نمبر ۲۲:

وَمِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَاعِزٍ، أَوْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الثَّقَفِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّمَا النَّحْرُ فِي هَذِهِ الثَّلاثَةِ الأَيَّامِ

(حوالہ بالا)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ کے طریق سے، جریر نے ہم سے بیان کیا، منصور سے، مجاہد سے، مالک بن ماعز یا ماعز بن مالک ثقفی سے، کہ ان کے والد نے حضرت عمرؓ کو کہتے ہوئے سنا: نحر انہی تین دنوں میں ہے۔

دلیل نمبر ۲۳:

وَمِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَيَّامُ النَّحْرِ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ

(حوالہ بالا)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ کے طریق سے، ہشیم نے ہم سے بیان کیا، ابو حمزہ سے، حرب بن ناجیہ

سے، ابن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نحر کے دن تین ہیں۔

دلیل نمبر ۲۴:

وَمِنْ طَرِيقِ وكِيعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: النَّحْرُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ

(حوالہ بالا)

ترجمہ: وکیع کے طریق سے، ابن ابی لیلی سے، منہال سے، سعید بن جبیر سے، ابن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نحر تین دن ہے۔

دلیل نمبر ۲۵:

وَمِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ

(حوالہ بالا)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ کے طریق سے، اسماعیل بن عیاش سے، عبید اللہ بن عمر سے، نافع سے، ابن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قربانی یومِ نحر اور اس کے بعد دو دن ہے۔

دلیل نمبر ۲۶:

وَمِنْ طَرِيقِ وكِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَا ذَبَحْتُ يَوْمَ النَّحْرِ، وَالثَّانِيَ، وَالثَّالِثَ، فَهِيَ الضَّحَايَا

(ایضاً)

ترجمہ: وکیع کے طریق سے، عبد اللہ بن نافع سے، اپنے والد سے، ابن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جو میں نے یومِ نحر، دوسرے اور تیسرے دن ذبح کیا، وہ سب قربانیاں ہیں۔

دلیل نمبر ۲۷:

وَمِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ،

حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: الأَضْحَى ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

(ایضاً)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ کے طریق سے، زید بن الحباب نے ہم سے بیان کیا، معاویہ بن صالح سے، انہوں نے کہا: مجھ سے ابو مریم نے بیان کیا، میں نے ابو ہریرہؓ کو کہتے ہوئے سنا: قربانی تین دن ہے۔

دلیل نمبر ۲۸:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «الذَّبْحُ بَعْدَ الْعِيدِ يَوْمَانِ»

(أحكام القرآن للطحاوي)

ترجمہ: ہم سے محمد بن خزیمہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مسلم بن ابراہیم ازدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا، قتادہ سے، انسؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: عید کے بعد ذبح دو دن ہے۔

دلیل نمبر ۲۹:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «الأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَهُ» وَلاَ نَعْلَمُهُ رُوِيَ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَعْنَى خِلاَفُ هَذَا الْقَوْلِ

(المحلّی)

ترجمہ: شعبہ نے بیان کیا، قتادہ سے، انسؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قربانی اس کے بعد دو دن ہے، اور ہم نہیں جانتے کہ اس معنی میں کسی صحابی سے اس کے خلاف کوئی قول منقول ہو۔

نوٹ:

انسؓ کی حدیث کو امین اللہ پشاوری غیر مقلد نے بھی صحیح کہا ہے دیکھو: الحق الصریح (ج6 ص197)

اور انسؓ کی وہ روایت جو احکام القرآن للطحاوی میں ہے، اسے زبیر علی زئی غیر مقلد نے بھی صحیح کہا ہے دیکھے (فتاوی علمیہ ج2ص180)

دلیل نمبر ۳۰:

قَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: النَّحْرُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ

(ایضاً)

ترجمہ: ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو الولید طیالسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، قتادہ سے، حسن سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نحر یومِ نحر کے بعد تین دن ہے۔

دلیل نمبر ۳۱:

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

وَهَذَا قَوْلُ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَنَسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ). قَالَ أَحْمَدُ: أَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ، وَالثَّوْرِيِّ، وَأَبِي حَنِيفَةَ، وَقَالَ: أَيَّامُ الْأَضْحَى الَّتِي أُجْمِعَ عَلَيْهَا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

(المغني لابن قدامة ٤ /١١٤ ؛ ١١ مسئله :مضى من نهار يوم)

ترجمہ: یہ قول عمرؓ، علیؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ اور انسؓ کا ہے۔ امام احمد نے فرمایا: نحر کے دن تین ہیں، ایک سے زیادہ صحابہ سے روایت ہے، اور یہی امام مالک، ثوری اور ابو حنیفہ کا قول ہے، اور انہوں نے کہا: قربانی کے وہ دن جن پر اجماع ہے تین دن ہیں۔

مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبید اللہ مبارک پوری صاحب (المتوفی:1414ھ) فرماتے ہیں:

يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى: وَهُوَ الْيَوْمُ الْأَوَّلُ مِنْ أَيَّامِ النَّحْرِ، وَبِهِ أَخَذَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالثَّوْرِيُّ

==========

ترجمہ: یومِ الاضحیٰ کے بعد دو دن، اور یہی نحر کے ایام کا پہلا دن ہے، اور اسی کو ابو حنیفہ، مالک، احمد اور ثوری نے اختیار کیا ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

وَرُوِيَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ، كَمَا فِي الْمُحَلَّى (٧/ ٣٧٧)، وَحكَى ابْنُ الْقَيِّمِ وَابْنُ قُدَامَةَ عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ: هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَهُ الأَثْرَمُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

(مِرْعَاةُ الْمَفَاتِيحِ ج ٥ ص ١٠٦، بَابٌ فِي الأُضْحِيَّةِ؛ الْفَصْلُ الثَّالِثُ)

ترجمہ: اور یہ (قول) حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے، جیسا کہ المحلی میں ہے۔ اور ابن القیم اور ابن قدامہ نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے متعدد صحابہ کا قول ہے، اور اسے اثرم نے ابن عباسؓ سے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ ابن القیم فرماتے ہیں:

أَنَّ وَقْتَ الذَّبْحِ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ، وَهَذَا مَذْهَبُ أَحْمَدَ وَمَالِكٍ وَأَبِي حَنِيفَةَ، قَالَ أَحْمَدُ: هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(زاد المعاد ص191 تحت: فضل مسائل تتعلق بالأضحية)

ترجمہ: ذبح کا وقت یومِ نحر اور اس کے بعد دو دن ہے، اور یہی احمد، مالک اور ابو حنیفہ کا مذہب ہے، احمد نے کہا: یہ متعدد صحابہ کا قول ہے۔ اور اثرم نے ابن عمر؛ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی نقل کیا ہے۔

اور امین اللہ پشاوری غیر مقلد نے لکھا ہے:

”دوسرا قول یہ ہے کہ قربانی کے دن تین ہیں، یعنی عید کے دن کے بعد دو دن مزید۔ اور یہ قول

حضرت علیؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سے منقول ہے، جیسا کہ المحلی میں ہے۔ اور حافظ ابن القیم نے زاد المعاد میں اور ابن قدامہ نے المغنی میں امام احمد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ قول بے شمار صحابہ کرامؓ کا ہے۔"
(الحق الصریح ج۶ ص۱۹۷)

اس سے معلوم ہوا کہ اس قول کے قائل صحابہ میں حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ شامل ہیں، اور تابعین و بعد کے لوگوں میں امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام ثوری شامل ہیں۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

اس کو "ایام الذبح" کہا جاتا ہے، یعنی جمہور کے نزدیک ذوالحجہ کی دسویں سے بارہویں تک ہے (حکمۃ القرآن ج8 ص228 تحت هذه الآية)

دلیل نمبر ۳۲:

علّامہ عینی رحمہ اللہ (المتوفی: 855ھ) فرماتے ہیں:

وَذَكَرَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ترجمہ: اور اسے ابن وہب نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔
(عمدۃ القاری ج21 ص157)

اور ابن وہب المالکی رحمہ اللہ نے بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک ذکر کیا ہے، پس معلوم ہوا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مسلک بھی یہی تھا۔

اور حافظ الیاس اثری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں کہ یہ تین اقوال (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سنداً صحیح اور درست ہیں۔

(القول الأنیق فی توضیح أیام التشریق ص40)

دلیل نمبر ۳۳:

1- ابن عمر رضی اللہ عنہما:

حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الأَضْحَى يَوْمَانِ

بَعْدَ يَوْمِ الأَضْحَى

(موطا مالک 191، کتاب الضحایا)

ترجمہ: ہمیں امام مالک نے نافع کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ وہ فرمایا کرتے تھے: قربانی کا دن اور اس کے بعد دو دن ہیں۔

اس حدیث کو امین اللہ پشاوری غیر مقلد نے بھی صحیح کہا ہے۔(الحق الصریح ج6 ص199) اور زبیر علی زئی غیر مقلد نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔(فتاوی علمیہ ج2 ص179)

عبد القادر حصاری صاحب نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے اور لکھتے ہیں:

"دیکھیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو سنت کے عاشق اور مشہور صحابی ہیں وہ دن عید قربانی کو یوم الاضحیٰ بھی کہہ رہے ہیں اور قربانی کو اس دن کے ساتھ خاص نہیں کرتے بلکہ اس کے بعد دو دن اور بتا رہے ہیں"

(فتاوی حصاریہ ج5 ص322)

دلیل نمبر ۳۴:

وَمِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ

(المحلی)

ترجمہ: اور ابن ابی شیبہ کے طریق سے اسماعیل بن عیاش سے، عبید اللہ بن عمر سے، نافع سے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قربانی یوم النحر اور اس کے بعد دو دن ہے۔

اعتراض:

ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول المحلی کے حوالے سے ضعیف ہے۔

جواب:

ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول صرف المحلی میں نہیں بلکہ موطا امام مالک میں بھی موجود ہے جیسا کہ ذکر ہوا۔ حافظ الیاس اثری صاحب نے بھی اسے موطا امام مالک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(القول الأنیق ص39)

===

اور پھر اگلے صفحہ میں لکھتے ہیں کہ یہ سنداً صحیح ودرست ہے۔

(ص40)

زبیر علی زئی غیر مقلد نے بھی اسے صحیح کہاہے۔

(فتاوی علمیہ ج2ص179)

لہٰذا صحیح السند روایت سے آنکھیں بند کرنا اور ضعیف پر حملہ کرنا ان کی بے بسی کو ظاہر کرتا ہے، بلکہ یہ ضعیف روایات بھی صحیح روایات کی وجہ سے حسن لغیرہ بن جاتی ہیں۔

دلیل نمبر ۳۵:

وَمِنْ طَرِيقِ وَكِيعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: النَّحْرُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قربانی تین دن ہے۔

دلیل نمبر ۳۶:

وَمِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ حَرْبِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَيَّامُ النَّحْرِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ

(المحلی 6/40)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قربانی کے دن تین ہیں۔

اعتراض:

یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں ابن ابی لیلیٰ ہے۔

جواب:

ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، بعض نے جرح کی ہے اور بعض نے توثیق بھی کی ہے، تفصیلات کیلئے الشیخ المحقق مولانا حبیب اللہ ڈیروی صاحب رحمہ اللہ ونور اللہ مرقدہ کی کتاب (نور الصباح ص164 تا167 دیکھے)

لہٰذا یہ حسن درجے کا راوی ہے۔ جب تک اس کی غلطی ثابت نہ ہو یہ حدیث قابلِ عمل ہے۔

اگر بالفرض ضعیف بھی ہو تو دیگر صحیح احادیث کی وجہ سے اسے تقویت حاصل ہوتی ہے، بلکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دوسری جگہ جید سند کے ساتھ بھی یہی روایت موجود ہے، جیسا کہ احکام القرآن للطحاوی میں آیا ہے۔اور زبیر علی زئی غیر مقلد نے بھی اسے حسن کہا ہے۔

(فتاوی علمیہ ج2ص175،180)

عبد القادر حصاری صاحب نے بھی اسے اپنی مدعا میں ذکر کیا ہے۔

(فتاوی حصاریہ ج5ص322)

دلیل نمبر ۳۷:

علامہ ماردینی رحمہ اللہ (المعروف ابن الترکمانی المتوفی 750ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ ذَكَرَ الطَّحَاوِيُّ فِي أَحْكَامِ الْقُرْآنِ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ

(الجوھر النقی 7/296)

ترجمہ: امام طحاوی نے احکام القرآن میں جید سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ قربانی یوم النحر کے بعد دو دن ہے۔

یاد رہے اس حدیث کو زبیر علی زئی غیر مقلد نے بھی حسن کہا ہے (دیکھیے: فتاویٰ علمیہ ج2ص175)

علامہ عینی رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں کہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(عمدۃ القاری ج31ص148)

اعتراض ثانی:

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف ایک حدیث مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قربانی کے چار دن ہیں، جیسا کہ روایت میں آیا ہے:

أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

الأَضْحَى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ

(السنن الكبرى 9/ 499، باب من قال: الأضحى جائز يوم النحر وأيام منى كلها لأنها أيام النسك)

جواب:

اس حدیث کا حال یہ ہے کہ خود حافظ الیاس اثری صاحب غیر مقلد نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، اور یہ بھی کہا ہے کہ ہمارا دار و مدار اس حدیث پر نہیں ہے۔

دیکھئے: الیاس اثری صاحب کی کتاب القول الأنیق صفحہ ۲۱۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ صرف ضعیف نہیں بلکہ موضوعی ہے، کیونکہ اس میں ایک راوی طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ موجود ہے۔

ابن حزم رحمہ اللہ (المتوفی:456ھ) اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ وَهُوَ كَذَّابٌ

(المحلی 4/171، کتاب الحجر)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ رُكْنٌ مِنْ أَرْكَانِ الْكَذِبِ

(المحلی 6/414)

اعتراض:

غیر مقلدین کے مشہور محقق مولانا اسماعیل سلفی صاحب لکھتے ہیں:

"بلکہ عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر سے دونوں مسلک مروی ہیں"

(المحلی 7/377، فتاوی علماء حدیث ج13 ص172)

جواب:

یہ ان پر محض افتراء ہے کہ ان دونوں سے چار دن والی قربانی منقول ہے، ورنہ ہمیں غیر مقلدین صحیح سند کے ساتھ ان سے چار دن قربانی ثابت کر کے دکھائیں، ہم بھی اس پر عمل شروع کر دیں گے، ورنہ دنیا پر ان کا جھوٹ ظاہر ہو جائے گا کہ یہ لوگ کتنا زیادہ جھوٹ بولتے ہیں۔

==========

دلیل:(اس دلیل کے لیے نمبر شمار اس لیے نہیں دیا گیا کیونکہ یہ پہلے بھی پیش ہو چکی ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ:

مَالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، مِثْلُ ذلِكَ

اعتراض:

یہ بلاغات میں سے ہے، یعنی بے سند بات ہے، پس یہ منقطع ہے۔

(الحق الصریح ج6 ص199)

جواب:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ اثر سند کے ساتھ دیگر کئی حدیثی کتابوں میں بھی منقول ہے۔

دلیل نمبر ۳۸:

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (المتوفی:911ھ) فرماتے ہیں:

وَأَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ: ثَلاثَةُ أَيَّامٍ: يَوْمُ الأَضْحَى، وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ، اذْبَحْ فِي أَيِّهَا شِئْتَ، وَأَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا

(الدر المنثور 234/1، سورۃ البقرہ:203)

اور اسی طرح علامہ شوکانی صاحب نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

(فتح القدیر 237/1)

امام طحاوی رحمہ اللہ (المتوفی:321ھ) بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنداً روایت نقل کرتے ہیں:

قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حَجَّتِه، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: "النَّحْرُ ثَلاثَةُ أَيَّام"

(احکام القرآن للطحاوی، کتاب الحج والمناسک، تحت: تَأْوِيلُ قَوْلِهِ تَعَالَى: وَاذْكُرُوا اللهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ)

اس روایت کو زبیر علی زئی غیر مقلد نے بھی حسن کہا ہے۔

(فتاوی علمیہ 2/180)

بطورِ تنبیہ ملاحظہ فرمائیں کہ زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"احکام القرآن میں 'حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بْن كُهَيْل، عَنْ حَجَّته، عَنْ عَلِيٍّ' ہے جبکہ صحیح "حماد عن سلمة بن كهيل عن جحته عن على" ہے، جیسا کہ کتب اسماء الرجال سے ظاہر ہے، اور حماد سے مراد حماد بن سلمہ ہے۔" (ایضاً)

دلیل نمبر ۳۹:

رُوِّينَا مِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: النَّحْرُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ أَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا

(المحلی 6/40)

دلیل نمبر ۴۰:

وَرُوِّينَا مِنْ طَرِيقِ إسْمَاعِيلَ بْنِ إسْحَاقَ نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ زِرٍّ وَنَافِعٍ قَالَ زِرٌّ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ نَافِعٌ: عَنْ ابْنِ عُمَرَ ثُمَّ اتَّفَقَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ قَالاَ جَمِيعًا: الأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ اذْبَحْ فِي أَيِّهَا شِئْتَ وَأَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا

حافظ الیاس اثری غیر مقلد نے بھی یہ اثر ابن حزم رحمہ اللہ کی "المحلی" کے حوالے سے نقل کیا ہے، اور اسے سند متصل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

(القول الأنیق فی توضیح أیام التشریق ص40)

مزید روایات:

- حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ (حوالہ سابقہ)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا حوالہ ذکر ہو چکا ہے بحوالہ (المحلی لابن حزم 7/377، احکام القرآن للطحاوی)

اس کو امین اللہ پشاوری صاحب نے بھی صحیح السند قرار دیا ہے) دیکھیے: الحق الصریح ج6 ص197)

زبیر علی زئی صاحب نے بھی اس کی تصحیح کی ہے (فتاویٰ علمیہ ج2 ص180)

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (المحلی 7/377)
- حضرت حسن رضی اللہ عنہ (المحلی 7/377)
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ (حوالہ سابقہ)

ان تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار سے واضح ہوتا ہے کہ: ایام النحر تین دن ہیں (یوم النحر اور بعد کے دو دن)

(جاری)

==========

مفتی رب نواز صاحب حفظہ اللہ، احمد پور شرقیہ

محدثین عظام کی شان میں گستاخیوں کا اعتراف

محدثین کی مخالفت میں مستقل جماعت کی تشکیل

پروفیسر مبارک غیر مقلد لکھتے ہیں:

"جماعت غرباء اہلِ حدیث کی بنیاد صرف محدثین کی مخالفت پر رکھی گئی تھی، صرف یہی مقصد نہیں بلکہ "تحریک مجاہدین یعنی سید احمد بریلوی کی تحریک کی مخالفت کرکے انگریز کو خوش کرنے کا مقصد پنہاں تھا۔"

(علمائے احناف اور تحریک مجاہدین صفحہ ۴۸)

محدثین کی خاطر تواضع

شیخ کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"یہ تو صرف مسئلہ یزید میں محدثین واہلِ علم پر زبیر علی زئی صاحب کی کچھ کرم فرمائیاں تھیں، اس کے علاوہ دیگر مسئلوں میں بھی اپنے خلاف کئی محدثین و اہلِ علم کی زبیر علی زئی صاحب نے اچھی خاصی خاطر تواضع کی ہے۔"

(ندیم ظہیر صاحب کے اعتراضات کا جائزہ، پہلی قسط کا جواب صفحہ ۶)

محدثین کے حق میں زبان درازی

شیخ کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"ندیم ظہیر صاحب نے اپنی تحریر کے آغاز میں یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ ہم نے یزید کی حمایت میں ابن الجوزی رحمہ اللہ کے سارے سوابق اور لواحق چھین لئے، اس میں کتنی سچائی ہے اس کی وضاحت تو آگے آرہی ہے لیکن اس سے پہلے ہم ان کے استاذ ممدوح زبیر علی صاحب کا چہرہ؛ لوگوں کے سامنے دکھادیں کہ انہوں نے کس طرح یزید کی مخالفت میں نہ صرف

یہ کہ محدثین کے سوابق اور لواحق چھینے ہیں بلکہ ان کے حق حق میں کیسی بازاری زبان استعمال کی ہے۔"

(ندیم ظہیر صاحب کے اعتراضات کا جائزہ، پہلی قسط کا جواب صفحہ ۴)

محدثین کی پگڑیاں اُچھالنے کا کاروبار

شیخ کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد نے شیخ زبیر علی زئی کی عبارت نقل کر کے لکھا:

"اَب کیا کسی بھی عقل مند شخص کو اس بات میں شبہ ہو سکتا ہے کہ ان الفاظ میں علامہ البانی رحمہ اللہ پر زبیر علی زئی نے کیسا گھٹیا الزام لگایا ہے !! ندیم ظہیر صاحب اَب بتائیں کہ محدثین اور اہلِ علم کی پگڑیاں اچھالنے کا کاروبار کس کا رہا ہے اور علمی مباحث میں س فعل شنیع کی بنیاد رکھنے والا کون ہے ؟؟۔"

(ندیم ظہیر صاحب کے اعتراضات کا جائزہ، پہلی قسط کا جواب صفحہ ۷)

تدلیس کرنے والے محدثین کو دھوکے باز اور کذاب کہنا

جماعت المسلمین رجسٹرڈ کے بانی مسعود احمد غیر مقلد لکھتے ہیں:

"مدلس راوی نے خواہ وہ امام ہو یا محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو اپنے استاد کا نام چھپا کر اتنا بڑا جرم کیا ہے کہ الامان والحفیظ... اُس نام نہاد امام یا محدث کو دھوکے باز کذاب کہا جائے گا۔ علماء اَب تک اس راوی کی وجہ سے جس کا نام چھپا دیا گیا مدلس کی روایت کو ضعیف سمجھتے رہے لیکن اس دھوکہ باز کذاب کو امام یا محدث ہی کہتے رہے۔ انہوں نے کبھی یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں یا ان سے کیا کہلوایا جا رہا ہے۔ افسوس تقلید نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔"

(اصول حدیث صفحہ ۱۳، ۱۱۴ بحوالہ علمی مقالات: ۱/ ۲۵۸)

مسعود صاحب نے مزید لکھا:

"کسی مدلس کے متعلق یہ کہنا کہ اگر وہ حدثنا کہہ کر حدیث روایت کرے تو اس کی بیان کردہ حدیث صحیح ہو گی۔ یہ اصول صحیح نہیں اس لیے کہ مدلس راوی کذاب ہوتا ہے لہٰذا وہ عن

سے روایت کرے یا حدثنا سے روایت کرے وہ کذاب ہی رہے گا۔ اس کی بیان کردہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع ہوگی۔ یعنی مدلس راوی کا نہ عنعنہ صحیح ہے اور نہ تحدیث۔"

(اصول حدیث صفحہ ۱۸ بحوالہ علمی مقالات: ۱/۲۵۹)

مولانا داود ارشد غیر مقلد لکھتے ہیں:

"رہا تدلیس کا عدم جرح کا موقف تو یہ باطل ہے کیوں کہ مدلس کا ماخذ "دلس" ہے جو روشنی اور تاریکی کی ملی جلی کیفیت پر بولا جاتا ہے اور اس روایت کو اس لئے مدلس کہا جاتا ہے کہ اس کا راوی اپنے اصلی استاد کا نام اندھیرے میں رکھتا ہے اور روایت سننے کی نسبت ایسے شخص کی طرف کرتا جس سے اس کی ملاقات ہوئی ہے لیکن اس سے سماع نہیں ہوا۔ مگر وہ یہ ظاہر کرے کہ گویا اس نے اپنے ہم عصر سے سن کر روایت بیان کی ہے۔ صریح طور پر کذب بیانی ہے۔"

(دین الحق: ۱/۶۴)

حالاں کہ کئی نامور محدثین اور بخاری و مسلم کے راوی مدلس ہیں جو کہ داود ارشد کی اس عبارت کے پیشِ نظر جھوٹے ثابت ہوتے ہیں اور جب وہ جھوٹے ہوئے تو ان کی روایت کردہ حدیثیں "من گھڑت" شمار ہوں گی۔

محدثین پر اسلام دشمن لوگوں کے جراثیم کا اثر!؟

۱...... حکیم فیض عالم صدیقی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داود، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام دارمی، امام دارقطنی، امام بیہقی سب عجمی النسل تھے، ایران جیسے ملک میں پیدا ہوئے وہیں جوان ہوئے وہیں تعلیم پائی اس وقت ایران اسلام دشمن جراثیم کی پرورش گاہ تھا۔"

(سادات بنی رقیہ صفحہ ۱۵)

۲...... حکیم صاحب لکھتے ہیں:

"ہمارے امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں جو کچھ فرما دیا وہ لاریب ہے خواہ اس سے اللہ تعالیٰ کی الوہیت، انبیاء کرام کی عصمت اور ازواج مطہرات کی طہارت کی فضائے بسیط میں دھجیاں بکھرتی چلی جائیں۔ کیا یہ مقلدین ائمہ اربعہ کی طرح امام بخاری کی تقلید جامد نہیں؟"

(صدیقہ کائنات صفحہ ۱۷)

==========

قاری خبیب احمد عمر رحمہ اللہ نے مذکورہ دونوں عبارتیں نقل کرنے کے بعد لکھا:

"محترم غور فرمایئے! کہ کس ڈرامائی انداز میں بخاری و مسلم سمیت تمام ائمہ محدثین کو مجوسیت کا ایجنٹ قرار دے کی ان میں اسلام دشمنی کے جراثیم ثابت کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں اگر حکیم صاحب کے شوخ و شریر قلم کو اس وقت لگام دی جاتی جب وہ امام ابو حنیفہ کو مجوسی النسل (اختلاف امت کا المیہ ص ۳۸) قاضی ابو یوسف کو مجہول النسب (ایضاً ص ۹۶۷) اور شاہ عبد العزیز دہلوی کو مخبوط الحواس (ایضاص ۳۸) قرار دے رہے تھے تو یقیناً یہاں تک نوبت نہ آتی۔ آپ فرمایئے کہ جب یہ سارے محدثین نا قابل اعتماد ٹھہرے تو ان کی کتب حدیث پر اعتماد کیسا؟ یہ سنت سے محرومی نہیں تو کیا ہے؟"

(کھلا خط صفحہ ۱۷)

محدثین کی جرح نے گنواروں کو بخاری و مسلم پر اعتراض کا موقع دے دیا

شیخ ابو الاشبال شاغف غیر مقلد لکھتے ہیں:

"صحیحین پر اعتراض کرنے والوں میں سب سے اوّل جو حضرات ہیں وائمہ محدثین کو مطعون کرنے کا اِقدام"

مولانا ثناء اللہ مدنی غیر مقلد نے شیخ ابو الاشبال شاغف غیر مقلد کو مخاطب کر کے لکھا:

"آپ نے یہ بات بھی بڑے پتے کی کہی، آپ ہی تو اس قول کو سمجھ سکے لیکن حافظ ذہبی جیسے نقاد کی سمجھ میں یہ بات نہ آسکی، آپ کا مقصد پورا ہونا چاہیے۔ امام احمد اور امام دارمی پر بے تحقیق بات کہنے کا الزام آئے تو آئے لیکن آپ جو کچھ فرما دیا اس پر کسی قسم کر حرف نہیں آنا چاہیے... ابو الاشبال صاحب شاید آپ کی سمجھ میں یہ بات نہ آرہی ہو کہ آپ اپنی ان باتوں سے ائمہ کو مطعون کر رہے ہیں جو ایک انتہائی خطرناک اقدام ہے۔"

(فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ: ۱/ ۳۵۴)

حضرات محدثین کرام کی توہین

مولانا عبد المنان راسخ غیر مقلد لکھتے ہیں:

”حکیم فیض عالم صدیقی صاحب اگرچہ اہلِ حدیث کا پلیٹ فارم استعمال کرتے رہے ہیں ، مگر وہ کئی ایک مسائل میں اہلِ حدیث بلکہ حضرات محدثین کرام پر لعن طعن اور ایہام لگایا کرتے تھے، وہ ائمہ و محدثین جو اساطین اہل السنہ ہیں، ان کے علمی کارناموں کو جہالت و خباثت تک کہہ دیتے تھے۔“

(شان حسن و حسین رضی اللہ عنہما صفحہ ۲۴، ایڈیشن گیارہواں، راسخ اکیڈمی فیصل آباد)

راسخ صاحب نے حاشیہ میں حوالہ حکیم صاحب کی کتاب ”صدیقہ کائنات صفحہ ۲۳۷“ کا دیا ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ کی توہین

مولانا عبد المنان راسخ غیر مقلد لکھتے ہیں:

”تمام اہلِ اسلام اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ حدیث کے فن میں امام زہری رحمہ اللہ کی خدمات اپنی مثال آپ ہیں، بلاشبہ آپ کو حدیث کے فن کا محسن کہا جاسکتا ہے، تمام کبار محدثین کا آپ کی ثقاہت اور جلالت پر اتفاق ہے مگر فیض عالم صدیقی صاحب حدیث کے مدون، امام المحدثین حضرت امام محمد بن شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق گستاخی کرتے ہوئے یہاں تک لکھتے ہیں: ” ابن شہاب منافقین و کذابین کے دانستہ نہ سہی نادانستہ ہی سہی مستقل ایجنٹ تھے، اکثر گمراہ کن، خبیث اور مکذوبہ روایتیں انہیں کی طرف منسوب ہیں۔“

(شان حسن و حسین رضی اللہ عنہما صفحہ ۲۵، ۲۶.....ایڈیشن گیارہواں، راسخ اکیڈمی فیصل آباد)

راسخ صاحب نے حاشیہ میں حکیم فیض عالم صدیقی کی کتاب ”صدیقہ کائنات صفحہ ۱۱۴“ کا حوالہ دیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا مرتبہ شیخ البانی سے کم!!!

شیخ ابو الاشبال شاغف غیر مقلد لکھتے ہیں:

”ہندو پاک کے بعض اَن پڑھ اور ناسمجھ اہلِ حدیث اور دنیا بھر میں ان کے اکثر معتقدین اس زعم میں مبتلا ہیں کہ امام بخاری بھی شیخ البانی سے کم درجہ علم رکھتے تھے۔ بقیہ کتب ستہ کے مصنفین کے متعلق نہ معلوم ان لوگوں کی رائے کیا ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔“

(مقالاتِ شاغف صفحہ ۳۶۲)

==========

امام بخاری رحمہ اللہ پر مظالم

مولانا عبد الجلیل سامرودی نے خلقِ قرآن کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے لکھا:

”فاضل ایڈیٹر اہل حدیث [مولانا ثناء اللہ امرتسری (ناقل)] نے اپنے رسالہ: روپڑی مظالم: کے ص ۱۶ میں امام بخاری رحمہ اللہ پر مظالم ڈھائے ہیں... یہ کس قدر مغالطہ ہے یہ مظالم روپڑی ہیں یا مظالم ثنائی بر امام بخاری؟ بُرا نہ مانیں حضرات اہل حدیث کیا مظالم روپڑی کے عتاب میں امام بخاری کو زبردستی اپنے شریک بنا کر مورد عتاب انہیں بھی بنانا چاہتے ہیں کیا یہ فی نفس الامر صحیح ہے۔ ہم علی رؤس الاشہاد کہیں گے کہ امام بخاریؒ مولانا فاضل ایڈیٹر کے ہمراہ مورد عتاب نہیں بلکہ یہ صرف اکیلے ہیں یا فرقہ جہمیہ کی شرکت رہی اور بس۔“

(صحیفہ اہل حدیث دہلی، ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ صفحہ ۱۳)

امام بخاری رحمہ اللہ کی بے اَدبی

شیخ کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد لکھتے ہیں:

”ہم محترم زبیر علی زئی رحمہ اللہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کسی روایت پر جرح کرتے ہوئے اپنے نزدیک ثابت شدہ چیزوں کو بنیاد بناتے یں یا فضائل اعمال کے مشہور قصوں جیسی بے اَصل باتوں کی بنیاد پر بھی جرح کرتے رہتے ہیں؟ اگر آپ نفی میں جواب دیتے اور اپنی شان یہ بتلاتے ہیں کہ آپ صرف ثابت شدہ چیزوں ہی کی بنیاد پر جرح کرتے ہیں تو کیا امام بخاری رحمہ اللہ آپ سے بھی گئے گزرے ہیں کہ وہ بے اَصل قصوں اور کہانیوں کی بنیاد پر ایک حدیث پر ذمہ دارانہ کلام کریں؟ آپ کی بات مان لینے کی صورت میں معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ جرح وتعدیل اور علل حدیث سے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ کے تمام تر اقوال محلِ نظر ٹھہرتے ہیں۔ اور ان کے ہر قول کے ثبوت کی دلیل فراہم ہونا ضروری قرار پاتا ہے، کیوں کہ احتمال ہے کہ کسی اور حدیث کو معلوم کہنے یا کسی رواي کو ضعیف و مجروح کہنے میں بھی اسی طرح کی بے بنیاد باتوں کا سہارا امام بخاری رحمہ اللہ نے لیا ہو! یاد رہے کہ محدثین جب کسی حدیث کو معلوم کہتے ہیں یا کسی راوی کو ضعیف یا مجروح کہتے ہیں تو اس کی بنیاد دیگر روایات ہی ہوتی ہیں۔ پھر یہ خطرہ صرف امام بخاری رحمہ اللہ ہی کے اقوال سے متعلق نہیں ہو گا، بلکہ جرح وتعدیل کے تمام ائمہ

کے اقوال تعلیل وتضعیف محترم زبیر علی زئی کے یہاں ان کے ذاتی تصدیق کے محتاج ہوں گے، کیوں جب امام بخاری رحمہ اللہ جیسے سلطان المحدثین بے اَصل قصوں اور کہانیوں کی بنیاد پر جرح کررہے ہیں تو دیگر ائمہ فن سے بھی یہ چنداں مستبعد ہں۔ واللّٰہ المستعان۔"

(یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۰۸، دار السنة للتحقیق والطباعة والنشر)

سنابلی صاحب آگے لکھتے ہیں:

"جس چوٹی کے محدث نے اپنی کتاب صحیح میں صحتِ حدیث کا ایسا اونچا معیار قائم کیا کہ یہ کتاب قرآن کے بعد سب سے بہتر کتاب قرار پائی، کیا ایسے عظیم المرتبت محدث آں جناب کی نظر میں اسی لائق رہ گئے ہیں کہ مشہور واقعات اور کہانیوں کی بنا پر جرح وتعدیل کے احکام صادر کرنے لگیں؟ امام بخاری کے ہزاروں سال بعد پیدا ہونے والوں کو تحقیق کا یہ معیار بہ خوبی معلوم ہے، لیکن امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ کسی بات کا مشہور ہونا الگ بات اور اس کا صحیح ہونا الگ بات ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واللہ! یہ چھوٹا منہ بڑی بات اور امام بخاری رحمہ الہ کے ساتھ بے اَدبی ہے۔"

(یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۰۹، دار السنة للتحقیق والطباعة والنشر)

امام حاکم کی طرف اوہام کی نسبت

شیخ زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"المستدرک کے اوہام اہلِ علم پر مخفی ہیں ہیں، بعض جگہ مطبعی اخطاء (غلطیاں) ہیں اور بعض مقامات پر خود امام حاکم کو اوہام ہوئے ہیں۔"

(الحدیث ۲۸/ ۵۷)

امام حاکم کو صاحب اوہام کہنے کی کیا حیثیت ہے؟ یہ آپ حافظ ثناء اللہ ضیاء غیر مقلد کی زبانی ملاحظہ فرمائیں، وہ علی زئی کی تردید میں لکھتے ہیں:

"جب امام حاکم لازوال قوت یاداشت کے مالک تھے۔ ایک مضبوط حافظہ کے مالک کو وہم کا شکار قرار دے دیا جائے یہ تو سیدھا سادھا امام حاکم پر جارحانہ حملہ ہے۔"

==========

(الصراط ج ۲ شمارہ: ۱ صفحہ ۴۳ بحوالہ علمائے دیوبند پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جوابات صفحہ ۱۴۳ طبع دوم)

تہذیب التہذیب وغیرہ کتابیں فتنہ ہیں

شیخ عبد الرؤف سندھو غیر مقلد نے کسی غیر مقلد شیخ الحدیث کے متعلق لکھا:

''جب ۱۹۹۸ء رمضان المبارک میں حرم مکی میں حافظ شریف صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے موصوف کے بارے میں ایک بڑا حیرت انگیز واقعہ سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ جس مدرسہ میں موصوف اب شیخ الحدیث ہیں وہاں میرے ایک شاگرد بھی مدرس ہیں ایک روز موصوف ان کے کمرے میں میں تشریف لائے تو وہاں ان کو حافظ ابن حجر کی '' تہذیب التہذیب'' دکھائی دی تو ان سے پوچھنے لگے بیٹا یہ کیوں رکھی ہے۔ بیٹے نے عرض کیا کہ میں نسائی پڑھاتا ہوں لہذا رواۃ کی تحقیق کے سلسلے میں کبھی مجھے اس کتاب کی ضرورت پیش آتی ہے۔ موصوف فرمانے لگے بیٹا اس کو لائبریری میں جمع کرادو کیوں کہ یہ کتابیں فتنہ ہیں۔''

(احناف کی چند کتب پر ایک نظر صفحہ ۴، دار الاشاعت اشرفیہ سندھو قصور)

امام ابن صلاح پر جملہ کس دیا

شیخ کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد نے عنوان قائم کیا:

''زبیر علی زئی صاحب کی شرافت اور زبان کی پاکیزگی کے چند نمونے۔''

پھر علی زئی کی چند عبارتیں نقل کر کے لکھا:

''یہ صرف چند نمونے ہیں ورنہ موصوف کی پوری تحریر اسی لب و لہجے میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اور حد ہو گئی کہ زبیر علی زئی صاحب نے صاحب ناچیز ہی بس نہیں کیا بلکہ بعض ان شخصیات پر بھی جملے کس دیئے ہیں جن سے ہم نے اپنی تائید میں کچھ نقل کیا یا جنہیں خود موصوف نے ہمارا مؤید ظاہر کیا مثلاً عظیم محدث امام ابن صلاح رحمہ اللہ سے متعلق لکھتے ہیں:'' سنابلی صاحب کا یہ کہنا کہ زبیر علی زئی سے پہلے کسی نے اس حدیث کو حسن یا صحیح نہیں کہا تو اس اس کا جواب یہ ہے کہ کیا وہ ابن الصلاح (تقلیدی) کے منہج پر ہیں۔ '' [مقالات :۶/۴۰۷] بریکٹ کے الفاظ زبیر علی زئی صاحب ہی کی طرف سے ہیں۔''

(حدیث یزید محدثین کی نظر میں صفحہ ۷،۶)

یاد رہے کہ علی زئی کے ہاں تقلید بدعت اور شیطانی عمل ہے، اس کے باوجود انہوں نے امام ابن صلاح کو "تقلیدی" کہہ دیا۔

امام سیوطی رحمہ اللہ کی امامت کا انکار

شیخ کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"امام سیوطی رحمہ اللہ کو ہم نے "امام" لکھا تو زبیر علی زئی صاحب نے کہا: "نیز حاطب اللیل کو امام قرار دینا بھی اعجوبہ ہے۔" [مقالات:۶/ ۴۰۲] مزے کی بات یہ ہے کہ خود زبیر علی زئی صاحب نے اپنی تحریروں میں امام سیوطی رحمہ اللہ کو "امام" لکھا، جیسا کہ آگے اسکین کے ساتھ حوالہ آرہاہے۔"

(حدیث یزید محدثین کی نظر میں صفحہ ۷)

امام سیوطی رحمہ اللہ کی تنقیص اور توہین

شیخ کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد آگے لکھتے ہیں:

"حیرت ہے کہ جب دیوبندی حضرات اس طرح کا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں تو زبیر علی زئی انہیں اللہ کا خوف دلاتے ہوئے لکھتے ہیں: "جب مرضی کا معاملہ ہو مثلاً فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ وغیرہ تو دیوبندی حضرات حافظ ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام، امام، علامہ وغیرہ لکھتے ہیں، اور اگر مرضی کے خلاف بات ہو تو شیخ الاسلام پر تنقید، تنقیص اور توہین آمیز جملے بے دریغ استعمال کرتے ہیں۔ کیا انہیں اللہ کا خوف نہیں ہے۔" [فتاوی علمیہ المعروف توضیح الاحکام (۱/ ۶۳۷)] اَب دیکھئے! یہ وہی بات ہوگئی کہ "دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت۔" دیوبندی حضرات نے ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ساتھ جو طرزِ عمل اختیار کیا ہے عین وہی طرز عمل آں جناب امام سیوطی رحمہ اللہ کے ساتھ اختیار کررہے ہیں۔ کیا فرق رہا؟؟۔"

(حدیث یزید محدثین کی نظر میں صفحہ ۸،۷)

سنابلی صاحب کی اس عبارت میں یہ اعتراف موجود ہے کہ شیخ زبیر علی زئی غیر مقلد نے امام سیوطی رحمہ اللہ کی "تنقیص اور توہین" کی ہے۔ باقی رہا دیوبندیوں پر مذکورہ الزام ہمارا اس بات سے اتفاق نہیں۔

جلیل القدر محدثین کی بابت بے ہودہ الفاظ

شیخ کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"اَب کیا زبیر علی زئی صاحب کی نظر میں ان ائمہ واہلِ علم نے صحیحین پر "ہاتھ صاف" کیا ہے ؟ شرم نہیں آتی کہ محض ناچیز کو مطعون کرنے کے لئے نوکِ قلم سے ایسے بے ہودہ الفاظ صادر کئے جارہے ہیں جن کی زد ناچیز پر نہیں بلکہ جلیل القدر محدثین واہلِ علم پر پڑتی ہے۔"

(حدیث یزید محدثین کی نظر میں صفحہ ۳۹)

ائمہ حدیث کے موقف کو منکرین حدیث کا موقف بتلانا

شیخ کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"دیکھا آپ نے ! جس موقف کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ مذکورہ ائمہ حدیث کا متفقہ موقف بتلارہے ہیں، زبیر علی زئی صاحب کی نظر میں وہ موقف تمنا عمادی اور بشیر احمد میر ٹھی وغیر ہما کا موقف ہے ۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔ بلکہ حد ہو گئی ائمہ حدیث کے اس موقف کو موصوف منکرین حدیث کے چور دروازہ قرار دیتے ہیں۔ آں جناب کو کون بتلائے کہ ائمہ حدیث کے اس موقف سے بغاوت ہی منکرین حدیث کے لئے چور دروازہ ہے"

(حدیث یزید محدثین کی نظر میں صفحہ ۱۰۲،۱۰۱)

محدثین کی محنتوں اور کاوشوں کی رائیگاں کرنے کوشش

شیخ خبیب اثری غیر مقلد نے شیخ زبیر علی زئی کے منہج پہ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

"اَب قارئین فیصلہ کرسکتے ہیں کہ محدثین کی کتابوں کا دفاع کون کر رہا ہے اور ان کی محنتوں اور کاوشوں کو کون رائیگاں کرنے کی کوشش کر رہا ہے ؟ منہجِ محدثین کی شاہراہ پر کون گامزن ہے، اور کون اپنے شذوذ کی پگڈنڈیوں پر لڑھک رہا ہے ؟۔"

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۱ تا ۱۷ مارچ ۲۰۱۶ء)

ائمہ واہل علم کو معیوب القاب سے ذِکر کرنا

شیخ کفایت اللہ سنابلی لکھتے ہیں:

"ناچیز نے جب سیوطی رحمہ اللہ کو "امام" لکھ دیا تو آپ کے زبیر علی زئی صاحب نے

اسے عجوبہ کیسے کہہ دیا؟ حیرت کی بات ہے کہ معیوب القاب سے ائمہ و اہلِ علم کا نام ذِکر کرنا آپ کے یہاں جائز ہے، لیکن اچھے القاب سے اہلِ علم کے تذکرہ کو آپ لوگ عجوبہ کہتے ہیں۔"

(ندیم ظہیر صاحب کی دوسری تحریر کا جواب صفحہ ۴)

شیخ زبیر علی زئی نے امام جورقانی پہ ہاتھ صاف کر دیا

کفایت اللہ سنابلی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"زبیر علی زئی نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے امام جورقانی رحمہ اللہ پر ہی ہاتھ صاف کر دیا، اور سند کے ایک راوی کے متعلق اپنی جہالت کا اعتراف کیا ہے جب کہ ایک دوسرے راوی سے متعلق دوغلی پالیسی اپنائی ہے۔ تفصیلی وضاحت کے لئے دیکھئے! زبیر علی زئی پر رَد میں چوتھی تحریر۔"

(کیا یزید بن معاویہ رحمہ اللہ سنت کو بدلنے والے تھے؟ زبیر علی زئی کی رد میں دوسری تحریر صفحہ ۳۰)

محدثین کے جہاد کے خلاف فساد

شیخ عبد العزیز غیر مقلد لکھتے ہیں:

"جن ملحدانہ اور معتزلانہ خیالات کے خلاف محدثین کرام نے جہاد کیا آج خود اہلِ حدیث میں ان کی اشاعت کی روک تھام کرنا شرارت اور فساد کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔"

(فتنہ ثنائیہ صفحہ ۲، مشمولہ رسائل اہلِ حدیث جلد اول)

کتبِ حدیث وغیرہ کی قدر و منزلت گھٹانے کی کاوش

بخاری و مسلم کی اہانت کا ارتکاب

شیخ ابو الاشبال شاغف غیر مقلد لکھتے ہیں:

"اس طویل خامہ فرسائی کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ جماعت کے ایک معزز جریدہ الاعتصام میں بعض اوقات البانی صاحب کے نمک حلال شاگردوں کی نادانی کا نمونہ دیکھنے میں آتا ہے جس سے اہانت صحیحین کا ارتکاب ہوتا ہے۔"

(مقالاتِ شاغف صفحہ ۷۳)

==========

نوٹ:

''الاعتصام'' غیر مقلدین کا رسالہ ہے۔ اور شیخ البانی ''غیر مقلد'' ہیں، غیر مقلدین انہیں ''امام المحدثین'' کہا کرتے ہیں۔

صحیح بخاری کی تنقیص میں حد درجہ گھٹیا زبان

مولانا عبد المنان راسخ غیر مقلد نے مذکورہ عنوان قائم کر کے لکھا:

''تمام اہلِ اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ، امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں اور آپ کی کتاب صحیح البخاری قرآن پاک کے بعد سب سے زیادہ معتبر اور معجزاتی کتاب ہے مگر فیض عالم صدیقی صاحب امام بخاری رحمہ اللہ اور صحیح البخاری کی تنقیص کرتے ہوئے حد درجہ گھٹیا انداز میں یہاں تک تحریر کرتے ہیں کہ: ''سامنے فوراً بخاری کی روایت آگئی تو وہ بخاری شریف کے احترام میں اندھا دھند ٹامک ٹوئیاں مارتا ہوا آگے بڑھ گیا، اس کی بلا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زبان طعن دراز ہوتی رہے، پروا نہیں مگر بخاری شریف کے احترام میں فرق نہ آئے۔''

(شان حسن وحسین رضی اللہ عنہما صفحہ ۲۶، ایڈیشن گیارہواں، راسخ اکیڈمی فیصل آباد)

راسخ صاحب نے حاشیہ میں حکیم فیض عالم صدیقی کی کتاب ''صدیقہ کائنات صفحہ ۹۵'' کا حوالہ دیا۔ حکیم صاحب کا شمار غیر مقلد مصنفین میں سے ہے۔

حدیث کی کتاب ''مجمع الزوائد'' کی بابت بڑی بڑ

مولانا عبد المنان راسخ غیر مقلد نے ''مطلق طور پر محدثین کی توہین'' عنوان قائم کر کے لکھا:

''فیض عالم صدیقی صاحب کے قلم سے ایسی پاک باز شخصیات کی ناموس بھی محفوظ نہیں رہی، آپ حضرات محدثین کرام کے متعلق اس قدر گھٹیا ترین تحریر لکھ گئے ہیں کہ آج تک علمائے اہلِ حدیث کے سر شرم کے مارے جھک ہوئے ہیں۔ صدیقی صاحب محدثین کے متعلق لکھتے ہیں: ''مجمع الزوائد وغیرہ کتب کے مؤلفین یا تو تقیہ کے مسلمان تھے یا قطعاً جاہل تھے۔''

(شان حسن وحسین رضی اللہ عنہما صفحہ ۲۷، ایڈیشن گیارہواں، راسخ اکیڈمی فیصل آباد)

راسخ صاحب نے حاشیہ میں حکیم فیض عالم صدیقی کی کتاب ''خلافتِ راشدہ صفحہ ۱۲۳'' کا حوالہ دیا۔

==========

العلل الکبیر کا انکار

شیخ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

"العلل الکبیر کا بنیادی راوی ابو حامد التاجر مجہول الحال ہے ۔ لہذا یہ کتاب ہی ثابت نہیں۔"

(علمی مقالات:۶/ ۵۸۸)

علی زئی کی مذکورہ بات پر شیخ کفایت اللہ سنابلی غیر مقلد نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

"واضح رہے کہ ہماری نظر میں امام ترمذی رحمہ اللہ کی یہ کتاب ثابت ہے، ہمارے ناقص علم کے مطابق اہلِ علم میں سے کسی نے بھی اس کتاب کا انکار نہیں کیا۔ نیز ابو حامد التاجر کو مجہول کہنا بھی غلط ہے۔"

(یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۱۴)

سنابلی صاحب لکھتے ہیں:

"واضح رہے کہ زبیر علی زئی صاحب نے ایسی کتابوں کا بھی انکار کر دیا ہے، جسے پوری دنیا ثابت مانتی ہے اور اس سے حجت پکڑتی ہے، جیسے امام ترمذی کی العلل الکبیر وغیرہ۔ بلکہ حد ہو گئی کہ آں جناب نے ایک صاحب سے فون پر بات کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے مجموع الفتاویٰ ہی کو مشکوک قرار دے دیا ہے۔"

(یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۶۵۴، دار السنة للتحقيق والطباعة والنشر)

سنابلی صاحب نے اس جگہ حاشیہ میں لکھا:

"درج ذیل الفاظ لکھ کر یوٹیوب پر سرچ کریں اور زبیر علی زئی صاحب ہی کی آواز میں یہ بات سماعت فرمائیں:

FhoneCALL:(SheikHafizZUBAiAliZai&EbngrALIBHaiab0ut

(bn-e-tamiar.aandhismuqallidwwn

حدیث کی کتاب کو چوں چوں کا مربہ بنانے کی سازش بے نقاب

شیخ زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتے ہیں:

”مولانا عطاء اللہ ساجد [غیر مقلد (ناقل)] کے ترجمہ وفوائد کے ساتھ دار السلام کی ”سنن ابنِ ماجہ (مترجم)“ اس کتاب میں بعض مقامات پر صحیح احادیث کو ضعیف اور ضعیف روایات کو صحیح قرار دینے کی بلادلیل کوشش کی گئی ہے نیز کئی مقامات پر یہ کتاب چُوں چُوں کا مُربہّ ہے۔“

(علمی مقالات ۵/۲۴۹)

==========

مولانا ثناء اللہ صفدر صاحب حفظہ اللہ

"کتاب الآثار" کو بخاری شریف پر کئی وجوہ سے فوقیت حاصل ہے

بعض متعصب قسم کے غیر مقلدین شور و غوغا کرتے ہیں کہ احناف نے کتاب الآثار کتاب کو اپنے درسی نصاب میں داخل کیا ہے پس پردہ احناف آہستہ آہستہ یہ کتاب دورہ حدیث تک پہنچا کر بالآخر کچھ عرصہ بعد بخاری شریف کی جگہ کتاب الآثار پڑھانا شروع کرینگے یعنی احناف کے ہاں اس کتاب کا درجہ بخاری شریف سے بڑھ کر ہے۔ یاد رہے کوئی تشویش کی بات نہیں، دونوں کتب کی اہمیت اپنی جگہ مسلّم ہے حنفی حضرات نے کبھی یہ ارادہ تک نہیں کیا ہے کہ بخاری شریف کو نکال کے اس کی جگہ کتاب الآثار پڑھائی جائے۔ بلکہ پوری صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے کوئی ایک بھی حنفی نہیں لیکن پھر بھی ہمارے مدارس میں پوری شان و شوکت کے ساتھ صحاح ستہ پڑھائی جاتی ہے۔

بطور تمہید پہلے یہ بات یاد رہے کہ:

"کتاب الآثار" امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث پر وہ کتاب ہے جو آپ نے اپنے تلامذہ کو املاء کروائی تھی اور اس کتاب کا انتخاب چالیس ہزار احادیث مبارکہ سے کیا ہے۔

اس کتاب کے مشہور نسخوں میں درج ذیل پانچ نسخوں کا ذکر ملتا ہے۔

1. نسخہ امام زفر بن ہذیل
2. نسخہ امام ابو یوسف
3. نسخہ امام حسن بن زیاد
4. نسخہ امام حماد بن ابی حنیفہ
5. نسخہ امام محمد بن حسن الشیبانی

ان پانچ نسخوں میں سے ہم تک جو باسند طریقے سے طبع ہو کر پہنچے ہیں وہ دو نسخے ہیں۔ امام ابو یوسف اور امام محمد کے طریق سے۔ مدارس میں آج کل جو نسخہ پڑھایا جاتا ہے وہ بروایت امام محمد رحمہ اللہ ہے۔ اس کتاب پر محدثین نے مفصل شروحات، تراجم، تخریجات اور باقاعدہ کتب لکھی ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس کے رواۃ پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "الایثار بمعرفة رواة الآثار"

محدثین کا"کتاب الآثار" کی روایات سے دلیل پکڑنا۔

مذکورہ کتاب کی عظمت وافادیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری میں ایک معلق یعنی بلاسند روایت نقل کی تو ابن حجر عسقلانی نے اسکی سند کو "کتاب الآثار" کے حوالے سے نقل کیا وہ لکھتے ہیں۔

وصله محمد بن الحسن فی کتاب الاثار عن ابی حنیفة عن حماد عنه بلفظ

یعنی اس حدیث کو امام محمد بن حسن نے اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

(فتح الباری،ج12،ص402)

اسی طرح ایک اور حدیث کی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ

واخرج محمد بن الحسن فی الاثار عن ابی حنیفة بسند له عن ابن عباس نحو ذلک

یعنی امام محمد بن حسن نے کتاب الآثار میں بسند ابی حنیفہ ابن عباس سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

(فتح الباری ج9،ص811)

اسی طرح ابن حجر عسقلانی رحمہ نے اللہ نے ھدایہ کے احادیث کی تخریج کی ہے جس کا نام ہے(**الدرایه لتخریج احادیث الهدایه**)اس میں تقریباً پچاس سے زائد مقامات پر اسی کتاب الآثار سے حدیث کی تخریج کی ہے اور بہت سارے مقامات پر اسنادہ صحیح کہا ہے۔

اسی طرح حافظ الحدیث جمال الدین زیلعی نے بھی (نصب الرایہ) میں تقریباً ایک سو سے زائد مقامات پر اسی کتاب کتاب الآثار کی احادیث سے تخریج فرمائی ہے۔جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ کتاب الآثار عندالمحدثین و محققین ومخرجین وشارحین معتبر ومستند کتاب ہے اور وہ باقاعدہ اس کو سماعت کرتے رہے اور دلیل کے طور پر اسکو اپنی اسناد سے نقل کرتے رہے۔

حدیث کی تمام کتابوں سے ہماری حد درجہ محبت ہے اسی لئے تو احناف کے مدارس میں آخری درجہ میں صحاح ستہ پڑھائی جاتی ہے حالانکہ ان کتابوں کے مصنفین میں سے کوئی ایک بھی حنفی نہیں۔معلوم ہوا حنفیہ حضرات میں وسعت نظر تمام مذاہب سے بڑھ کر موجود ہے۔پھر ہمارے مدارس میں بخاری شریف کو حدیث کی

تمام کتابوں میں سب سے بلند درجہ ہم نے دیا ہے کیونکہ بخاری شریف کا درجہ صحاح ستہ اور بخاری شریف کے بعد لکھنے والے حدیث کی کتب سے زیادہ ہے **کمالا یخفی علی اهل العلم۔**

رہ گئی متعصبین کی یہ بات کہ حنفیہ حضرات کے ہاں کتاب الآثار کی اہمیت اور درجہ بخاری شریف سے بڑھ کر ہے تو اس میں کوئی شک ہی نہیں بلکہ یہ بات تو کئی وجوہات کی بناء پر مسلم ہے۔

(1) کتاب الآثار میں 13 ثنایات ہیں یعنی ایسی احادیث جو صرف دو واسطوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ جبکہ صحاح ستہ اس شرف سے محروم ہے۔

(2) کتاب الآثار میں 35 ثلاثیات ہیں یعنی ایسی روایات جو تین واسطوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے جبکہ پورے بخاری شریف میں ایسی روایات 22، ابن ماجہ میں 5، ابوداود شریف اور ترمذی میں بھی فقط ایک ایک ہیں۔ معلوم ہوا کتاب الآثار اس شرف کی وجہ سے صحاح ستہ سے بڑھ کر ہے۔

(3) کتاب الآثار کا مصنف یعنی امام صاحب فقیہ ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ فقیہ کی روایت کو محدث کی روایت پر ترجیح دی جائیگی۔

(4) کتاب الآثار خیر القرون کے زمانے میں تالیف کی گئی ہے انکے روات بھی سارے کے سارے خیر القرون کے ہیں۔ دیگر کتب حدیث اس سعادت سے محروم ہے۔

(5) کتاب الآثار کی تمام احادیث معمول بھا ہیں یعنی ان پر امت کا باقاعدہ عمل جاری وساری ہے منسوخ احادیث اس کتاب میں نہیں ہے۔

(6) کتاب الآثار کے مؤلف (امام صاحب) کے روایت کے قبول کرنے کی شرط امام بخاری اور امام مسلم کی بنسبت سخت ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ بسند متصل روایت کرتے ہیں:

حدثنا سليمان بن شعيب حدثنا ابي قال املا علينا ابويوسف قال قال ابوحنيفة لا ينبغي للرجل ان يحدث من الحديث الا بما حفظه من يوم سمعه إلى يوم الدين يحدث به.

(الجواهر المضيه ترجمه امام اعظم)

==========

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کسی شخص کو اس وقت تک حدیث نہیں بیان کرنی چاہیے جب تک کہ حدیث سننے کے دن سے بیان کرنے کے دن تک اسی طرح یاد نہ ہو۔

امام صاحب کا یہ اصول بعد کے محدثین بشمول امام بخاری و مسلم سے نہایت سخت ہے بعد کے محدثین نے حفظ کے بجائے کتابت کو کافی سمجھا، اس لئے ان کے خیال میں اگر راوی کو حدیثوں کے الفاظ و معانی کچھ بھی یاد نہ ہو لیکن فقط وہ حدیث تحریری صورت میں اس کے پاس موجود ہو ہیں تب بھی وہ اس کو روایت کر سکتا ہے امام سیوطی رحمہ اللہ تدریب الراوی میں امام صاحب کے اس مذہب کو سخت لکھتے ہیں۔ جبکہ صحیحین میں اس شرط کو نہیں اپنایا گیا ہے اس اعتبار سے کتاب الآثار اور مؤطا کو بخاری و مسلم پر ترجیح حاصل ہے۔

(7) کتاب الآثار کا مؤلف تابعی ہے کئی صحابہ کرام کی زیارت کی ہے مزید یہ کہ صحابہ کرام سے روایت بھی نقل کی ہے جن کو وحدانیات کہا جاتا ہے یعنی امام صاحب رحمہ اللہ نے ایسی روایات بھی نقل کی ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے درمیان صرف ایک صحابی کا واسطہ ہے معلوم ہوا کہ اس اعتبار سے امام صاحب صحابہ کرام کا شاگرد بھی ہے امام صاحب کی یہ وحدانیات مسند امام اعظم میں مذکور ہیں۔ حالانکہ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے کسی نے بھی کسی ایک صحابی کو بھی نہیں دیکھا ہے۔

مذکورہ درس سے خدانخواستہ نہ تو امام بخاری رحمہ اللہ اور بخاری شریف کی توھین مقصود ہے اور نہ ہی دیگر محدثین کی، بلکہ مقصود متعصبین کے اس بات کی تردید ہے جو کہتے ہیں امام صاحب کی کتاب کو کیوں درسی نصاب میں شامل کی گئی امام صاحب تو محدث ہی نہیں تھا بلکہ بعض تو کہتے ہیں کہ آپ کو فقط سترہ احادیث یاد تھی۔ حالانکہ امام صاحب کے متعلق آتا ہے کہ آپ کو پانچ لاکھ احادیث یاد تھی، ایک دن آپ رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے حماد کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بیٹے میں آپ کو پانچ لاکھ احادیث کا نچوڑ صرف پانچ احادیث میں بیان کر رہا ہوں۔

(از مجموعہ وصایا امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ص 64)

پانچ لاکھ احادیث کا خلاصہ پانچ احادیث میں بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ پانچ لاکھ احادیث کے حافظ تھے۔

نوٹ:

یہ پانچ احادیث وصایا امام اعظم میں موجود ہیں وہاں دیکھ لیجیے۔

==========

جمع وترتیب: مفتی رب نواز، احمد پور شرقیہ

شیخ ابو زید ضمیر غیر مقلد کا تعارف

شیخ ابو زید ضمیر غیر مقلد نے یزید کی مخالفت میں ایک تقریر کی، جو نیٹ پر مل جاتی ہے۔ شیخ عبد الودود سلفی غیر مقلد نے اس تقریر کے خلاف مستقل ایک کتاب ''ضرب شدید بر مذمت یزید'' لکھی۔ اس میں انہوں نے اپنے غیر مقلد مقرر ابو زید ضمیر کی بابت جو کچھ کہا ہے، اس کا ایک نمونہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

تضاد بیانی

شیخ عبد الودود سلفی غیر مقلد نے شیخ ابو زید ضمیر غیر مقلد کو مخاطب کر کے لکھا:

''آپ کو اپنی تضاد بیانی نظر نہیں آتی۔''

(ضرب شدید بر مذمت یزید صفحہ ۸۰)

منہج اہلِ حدیث سے گریز

شیخ عبد الودود سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

''ابو زید ضمیر نے مسئلہ حسینؓ ویزید میں اہلِ حدیث کے مسلک و منہج سے صد فی صد اعراض و گریز کیا ہے۔ موصوف نے سلفی عوام کو خصوصاً اور عام لوگوں کو عموماً منفی طور پر متاثر کیا ہے اگر یہی سلسلہ جاری رہا اور اہلِ حدیث کے اس قسم کے نام نہاد محققین وقتاً فوقتاً یکے بعد دیگرے متعدد دینی مواقف، نظریات و مسائل میں لوگوں کو گمراہ کرتے رہیں اور ہم ان کی شخصیات کا لحاظ کرتے ہوئے عفو و درگزر سے کام لے کر ان کو معاف کرتے رہیں گے تو یقیناً ہم اپنے دین و ایمان کی تباہی و بربادی کا پورا سامان فراہم کریں گے۔ اسی لئے جماعتی ذمہ داروان سے ہمارا مخلصانہ اور درد مندانہ مطالبہ ہے کہ جمود و تعطل ختم کیجئے، احکام جاری کیجئے، دار و گیر پالیسی اپنائیے۔''

(ضرب شدید بر مذمت یزید صفحہ ۸۱)

گمراہی

شیخ عبد الودود سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

”ابو زید ضمیر نے اس قدر غیر ذمہ دارانہ انداز میں حضرت یزید کے تعلق سے فکری انحراف کا مظاہرہ کیا۔ اس مضمون سے قارئین اس حقیقت سے واقف ہو جائیں گے کہ اس مسئلے میں ابو زید گمراہی کے کس بلند مقام پر فائز ہیں۔“

(ضرب شدید بر مذمت یزید صفحہ ۸۲)

منفی پہلو اختیار کرنے کا الزام

شیخ عبد الودود سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

”ابو زید ضمیر نے مسئلہ یزید کے سلسلے میں ہر سلسلے میں منفی پہلو اختیار کیا جب کہ مثبت پہلو بیان کرنے والے متعدد دلائل قرآن و سنت نیز تاریخ و سیر میں موجود ہیں۔ لیکن ابو زید ضمیر نے صرف منفی پہلوؤں کو ہائی لائٹ کرنے کی گویا قسم ہی کھا رکھی ہے۔“

(ضرب شدید بر مذمت یزید صفحہ ۸۵)

ضلالت کی راہ پر گامزن کا طعن

شیخ عبد الودود سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

”ابو زید ضمیر کچھ ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں گویا صحابہ نے بر بنائے مجبوری بیعت کی تھی یا دل سے نہیں کی تھی جب کہ شیخ خاتمہ مضمون میں فرماتے ہیں کہ یزید کو ساری اسلامی قلمرو میں بشمول صحابہ کرام واجب الاطاعت حاکم تسلیم کر لیا گیا تھا۔ ان حقائق و معارفِ تاریخیہ کی روشنی میں ناظرین خود فیصلہ کریں کہ ابو زید مسلمانوں کی ہدایت کا سامان کر رہے ہیں یا ان کو ضلالت کی راہ پہ گامزن کر رہے ہیں۔“

(ضرب شدید بر مذمت یزید صفحہ ۸۶)

علم اخلاق کے زمین و آسمان ہی تہہ و بالا کر دیئے

شیخ عبد الودود سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

”مخالفتِ یزید میں ابو زید کتنا بڑھے ہوئے ہیں کہ حضرت یزید کی خوبیاں بھی ان کو بُرائیاں نظر آ رہی ہیں بلکہ موصوف نے تو علم اخلاق کے زمین و آسمان ہی تہہ و بالا کر دیئے۔“

(ضرب شدید بر مذمت یزید صفحہ ۸۸)

===

ابوزید ضمیر کی تلبیس کاری

شیخ عبدالودود سلفی غیر مقلد نے درج ذیل الفاظ میں عنوان قائم کیا:

"قول ابن تیمیہ میں ابوزید کی تلبیس کاری۔"

(ضرب شدید بر مذمت یزید بن معاویہؓ صفحہ ۱۱۲)

مخالفتِ یزید کا چشمہ

شیخ عبدالودود سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"ابو زید ان باتوں کو کیا سمجھیں جو مخالفتِ یزید کا چشمہ لگا کر تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔"

(ضرب شدید بر مذمت یزید بن معاویہؓ صفحہ ۱۱۳)

ابوزید منہج اہلِ حدیث کو خراب کر رہا ہے

شیخ عبدالودود سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"ابو زید حضرت یزید کے بارے میں اہلِ حدیث منہج اور عقیدہ خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابو زید اہلِ حدیث کو جتنا دے رہے ہیں اس سے کہیں زیادہ ان کے منہج و عقیدے کو خراب کر رہے ہیں واپس لے بھی رہے ہیں، ان کو اپنی اصلاح کرنا چاہیے۔"

(ضرب شدید بر مذمت یزید بن معاویہؓ صفحہ ۱۱۵)

یزید پر سب و ستم اہلِ حدیث مسلک کے خلاف ہے

شیخ عبدالودود سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"ابو زید کو اپنی اس تقریر سے رجوع کرنا چاہیے، توبہ کرکے نیٹ سے اس [تقریر (ناقل)] کو نکال دینا چاہیے، اور عام معافی طلب کرنا چاہیے، اس لئے کہ انہوں نے امیر المؤمنین حضرت یزید کی شان کے خلاف سب و شتم کیا ہے جو اہلِ حدیث کے منہج کے خلاف ہے۔"

(ضرب شدید بر مذمت یزید بن معاویہؓ صفحہ ۱۲۱)

==========

ابوزید کی گمراہ کن تقریر

شیخ عبد الودود سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

”ابوزید کی اس گمراہ کن تقریر سے اہلِ حدیثوں کا کافی نقصان ہوا۔“

(ضرب شدید بر مذمت یزیدؒ بن معاویہؓ صفحہ ۱۱۸)

==========

شرائط وضوابط

مضامین لکھنے والے حضرات چند باتوں کا خیال رکھیں!

1) اہل علم کے ساتھ رائے کا اختلاف آپ کا حق ہے اور یہ حق آپ سے کوئی بھی نہیں چھین سکتا۔ لہٰذا آپ ہزار بار اختلاف رکھیں لیکن کسی کی ذات پہ کیچڑ اچھالنے کی کوشش نہ کریں۔

2) علمی تنقید کریں اور الفاظ کے چناؤ میں مہذب انداز اختیار کریں۔

3) تنقیدی انداز اپنانے کے لئے اگر آپ حضرات درجہ ذیل اکابرین کا انداز اپنائیں تو ان شاء اللہ آپ کی علمی تنقید کسی کی اصلاح کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے اور مخاطب سمجھے گا کہ مضمون نگار اللہ کے رضا کیلئے لکھ رہا ہے کسی کی ذات پہ نشتر لگانے کے لیے میدان میں نہیں اترا ہے۔

۱: امام اہل سنت شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

۲: قائد اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمہ اللہ

۳: حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

۴: بحر العلوم سلطان المحققین علامہ خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ

۵: شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

4) مضامین میں احتیاط سے کام لے۔ حتی الوسع کوشش کریں کہ جہاں سے بھی آپ نے استفادہ کیا ہو، ان کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ ایسی صورت میں آپ کے مضامین مجلہ راہِ ہدایت میں شائع نہیں ہوں گے۔

5) ہمارا مجلہ چونکہ خالص مسلکی ہے اس لیے عقائد و نظریات سے ہٹ کر کوئی صاحب بھی مضمون بھیجنے کی زحمت نہ کریں۔

6) مجلہ راہِ ہدایت میں صرف اہل السنۃ والجماعۃ علماء دیوبند کے مضامین شائع ہوں گے۔

نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند پشاور

https://archive.org/details/@tahirguldeobandi15258